Presented by: https://jafrilibrary.com

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم

تمام پوسٹس کتاب "زینب بطلتہ الحریتہ" مؤلف علامہ سید ابو القاسم الدیباجی
ترجمہ کوثر عباس سیال، سے بنائی گئی ہیں۔۔

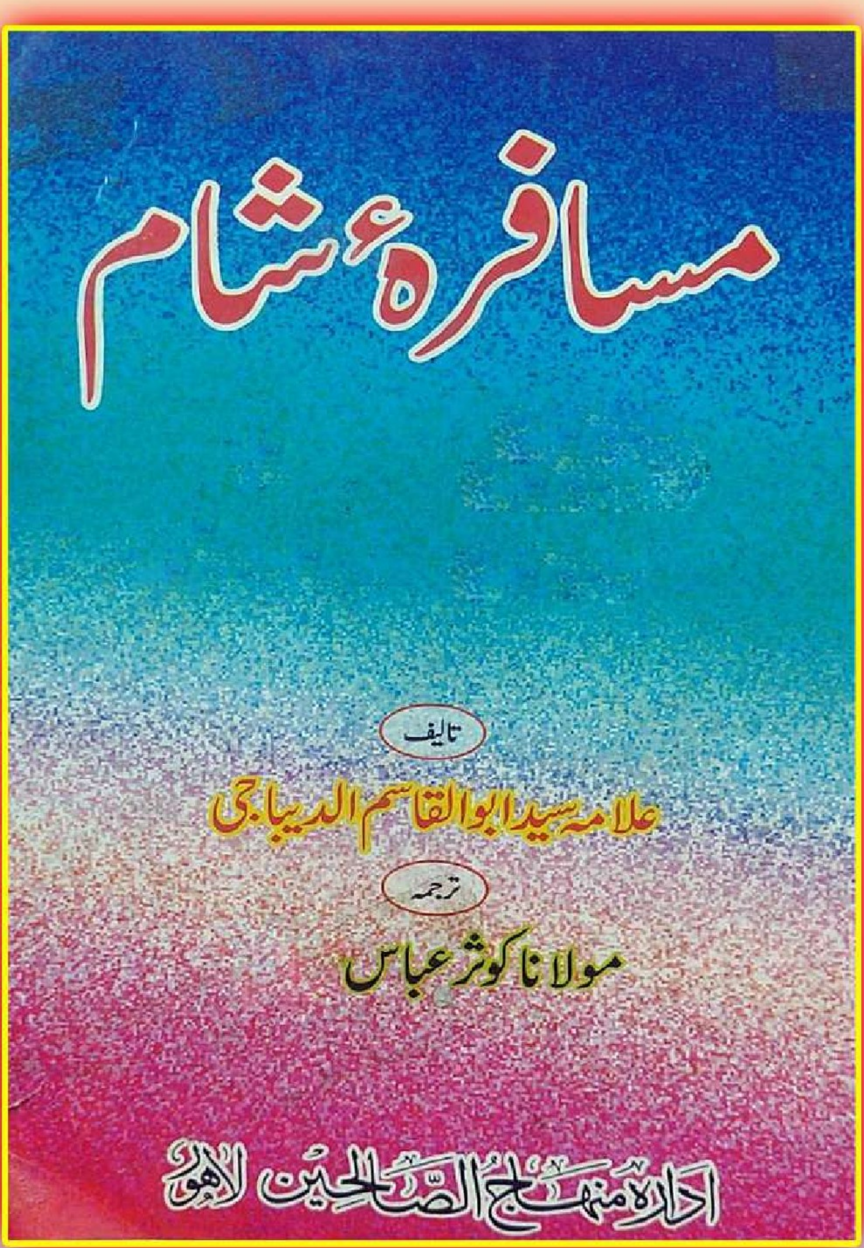

+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim
youtube.com/madrasaalqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

28 رجب اور شانِ بی بی زینب علیہا السلام

امام حسینؑ نے جب مکہ سے کوفہ کا ارادہ کیا، راوی کہتا ہے کہ بنی ہاشمؑ کی مخدرات کے لیے شدید پردہ کے انتظامات کے ساتھ چالیس محملیں تیار کی گئی تھیں۔ میں یہ باشکوہ منظر دیکھ رہا تھا، کیا دیکھتا ہوں کہ بیت الشرف میں سے ایک خوبصورت جوان برآمد ہوا اس نے بنی ہاشمؑ کو مخاطب کرکے کہا، مجھ سے دور ہو جاؤ، بنی ہاشمؑ دور ہٹ گئے، اس کے بعد بیت الشرف سے دو بیبیاں باہر آئیں جنہیں بہت سی عورتیں اپنے جھرمٹ میں لیے ہوئے تھیں اس خوبصورت جوان نے ایک محمل تیار کی اور اپنا زانو خم کرکے ان بیبیوں کو خاص احترام کے ساتھ محمل میں سوار کیا۔

کتاب: مسافرہ شام، مصنف: علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی، ص: 120 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ابن زیاد کے سامنے امام سجادؑ علیہ السلام کی للکار

امام زین العابدینؑ نے ابن زیاد سے فرمایا
اے پسر زیاد کیا تو مجھے موت سے ڈراتا ہے؟
کیا تو نہیں جانتا کہ شہید ہونا ہماری عادت اور سربلندی کا سبب ہے؟ اس کے بعد ابن زیاد نے حکم دیا کہ امامؑ اور اہل بیتؑ کو کوفہ کی مسجد اعظم کے پاس ایک گھر میں قید کر دیا جائے۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 186 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ابن زیاد کے سامنے بی بی زینب علیہا السلام کی للکار

ابن زیاد نے بی بی زینبؑ سے کہا: خدا نے تمہارے بھائی حسینؑ اور تمہارے خاندان کے افراد کو قتل کر کے میرے دل کو ٹھنڈک پہنچائی۔ بی بی زینبؑ نے اس کے جواب میں فرمایا: تو نے میرے خاندان کے بزرگ کو قتل کیا، میری شاخوں کو کاٹ دیا، میری جڑوں کو اکھاڑ دیا اگر تیرے دل کو اسی میں ٹھنڈک ملتی ہے تو ٹھیک ہے۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 184 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.) مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ابن زیاد کے سامنے بی بی زینب علیہا السلام کی للکار

ابن زیاد نے کہا: تم نے دیکھا خدا نے تمہارے بھائی اور خاندان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ بی بی زینبؑ نے اس کا جواب دیا میں اپنے بھائی اور خاندان والوں کی شہادت کو سوائے خیر کے اور کچھ نہیں پاتی، یہ وہ لوگ تھے جن کے مقدّر میں خداوندِ عالم نے شہادت لکھی تھی، اس وجہ سے وہ رضاکارانہ شہادت کی طرف بڑھ گئے، عنقریب خداوندِ عالم (قیامت کے دن) تجھے اور انہیں اکٹھا کرے گا تاکہ تیرا مواخذہ کیا جائے اور دیکھ اس فیصلہ میں کس کو فتح حاصل ہوگی اور کون مغلوب اور بے سہارا رہے گا؟

تیری ماں تیرے غم میں بیٹھے اے مرجانہ کے بیٹے۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 183 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

آخری دیدار

اہلِ حرم سے رخصت ہو کر امام حسینؑ میدان کی طرف چند قدم بڑھے ہی تھے کہ انہیں اپنی بہن زینبؑ کی پُرسوز آواز سنائی دی اے بھائی! ذرا آہستہ، ذرا رک جائیں تاکہ میں آپؑ کو جی بھر کے دیکھ لوں، یہ ایسی جدائی ہے جس کے بعد پھر کبھی آپؑ سے نہ مل پاؤں گی۔

کتاب: مسافرہ شام، مصنف: علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی، ص: 149۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اسیرانِ کربلا کا قافلہ یزیدیوں کی سخت نگرانی میں

شبعث بن ربعی ، شمر بن ذی الجوشن ، زجر بن قیس اور مجفر بن ثعلبہ جیسے سنگدل اور شقی افراد کے ساتھ ایک کثیر فوج کا اہل بیتؑ کے قافلے کے ہمراہ ہونا بھی اہل بیتؑ کے لیے شدید اذیت کا سبب تھا۔ ابی مخنف کے قول کے مطابق ڈیڑھ ہزار 1500 سپاہیوں کی نگرانی میں اہل بیتؑ کو شام روانہ کیا گیا تھا۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 188 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

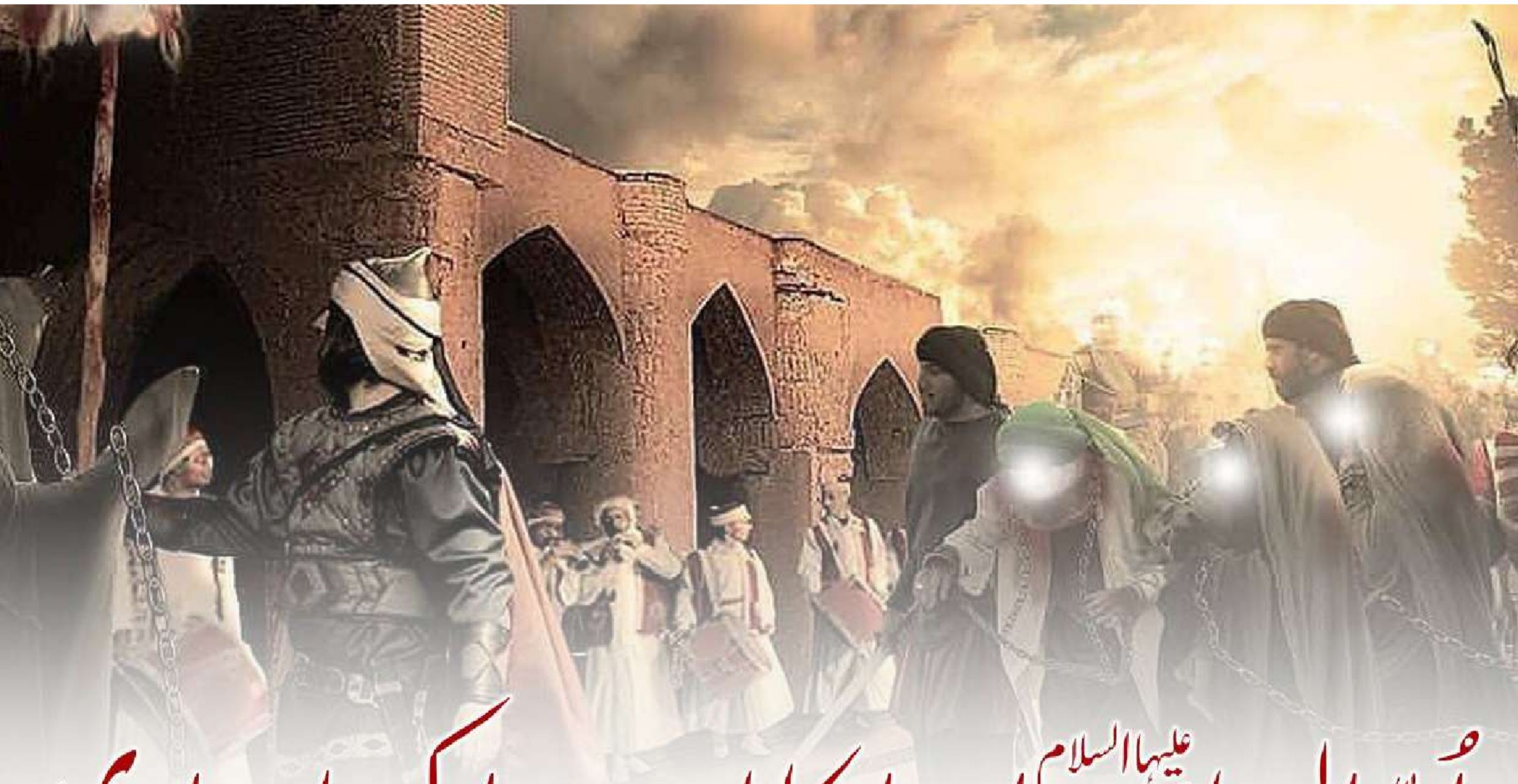

اُمّ المصائب علیہا السلام اور احکاماتِ خدا کی پاسداری

جب اہل بیتؑ کو اسیر کرکے کوفہ لایا گیا تو بعض لوگوں نے ترس کھا کر اسیروں اور ان کے بچوں کو خرما اور روٹی دی، بی بی زینبؑ نے بچوں کے ہاتھوں سے وہ چیزیں لے لیں اور کوفیوں کی طرف پھینک دیں اور فرمایا: ہم پر صدقہ حرام ہے۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 89 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

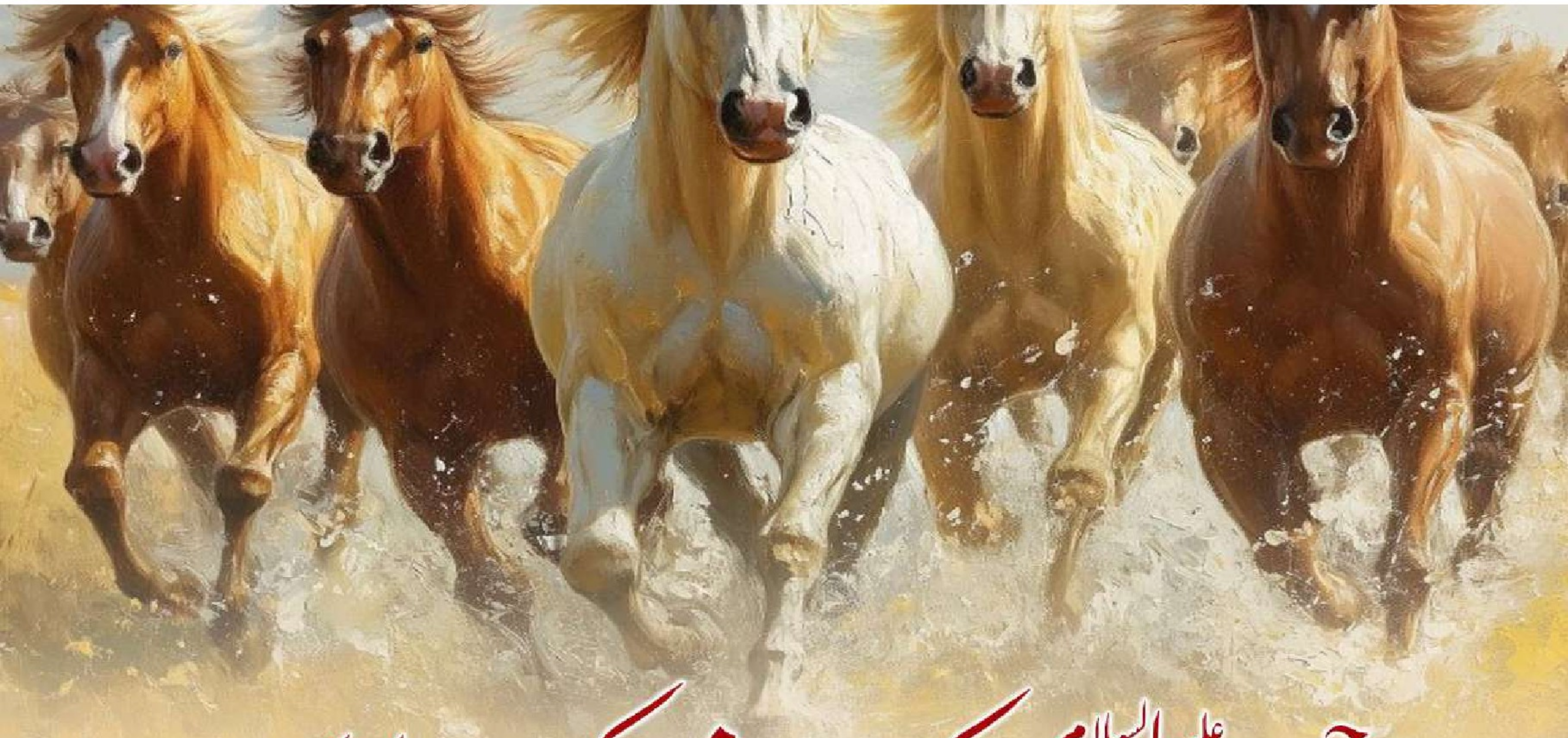

امام حسین علیہ السلام کے لاشے کی پامالی کا صدمہ

بعض روایات کے مطابق بی بی فضہؑ کہتی ہیں: میں نے دیکھا کہ دونوں جہان کی مختار بی بی زینبؑ بہت زیادہ غمگین ہیں اور گریہ کر رہی ہیں، میں نے انہیں اس طرح غم ناک کبھی نہیں دیکھا تھا، میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: تمہیں خبر نہیں ہے کہ دس گھڑ سوار میرے بھائی کے بدن کو پامال کرنا چاہتے ہیں؟

کتاب: مسافرہ شام، مصنف: علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی، ص: 152 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

امام زمانہ علیہ السلام سے متعلق حدیث کی راویہ۔ بی بی زینب علیہا السلام

امام زین العابدینؑ اپنی پھوپھی بی بی زینبؑ سے نقل کرتے ہیں
کہ آپؑ نے فرمایا: میری والدہ بی بی فاطمہؑ نے فرمایا: جب میرا
بیٹا حسینؑ پیدا ہوا تو رسول اکرمؐ میرے پاس آئے۔ میں نے حسینؑ
کو ایک زرد کپڑے میں لپیٹ کر آپؐ کو دیا۔ پیغمبر اکرمؐ نے حسینؑ
کو اپنی آغوش میں لیا اور زرد کپڑا ہٹا کر مجھ سے ایک سفید کپڑا مانگا
اور انہیں سفید کپڑے میں لپیٹا اور مجھے دیتے ہوئے فرمایا
اے فاطمہؑ! حسینؑ کو لو یہ امامؑ ہے اور نو اماموںؑ کا باپ ہے جو
اس کے صلب سے پیدا ہوں گے اور وہ سب نیک ہیں
ان میں نواں امام قائمؑ ہے

کتاب: مسافرہ شام، مصنف: علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی، ص: 100۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

امام سجاد علیہ السلام کی زبانی سفر کے مصائب

امامؑ فرماتے ہیں: جب ہمیں یزید کے دربار میں لے جایا گیا ہمیں چوپایوں کی طرح رسی سے باندھا ہوا تھا، میری ام کلثومؑ اور سکینہؑ کی گردن میں رسی بندھی ہوئی تھی اور بی بی زینبؑ اور دوسری بچیوں کے بازو بندھے ہوئے تھے، چلتے چلتے اگر ہم رک جاتے تو ہمیں مارا جاتا، ہمیں جب یزید کے دربار میں پہنچایا گیا، یزید تخت سلطنت پر بیٹھا ہوا تھا۔

کتاب: مسافرہ شام، مصنف: علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی، ص: 202۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اہل حرم کی مدینے سے پہلے کربلا جانے کی خواہش

کاروانِ اہل بیتؑ جب، جہاں سے کربلا اور مدینے کے راستے الگ ہوتے تھے، پہنچا تو انہوں نے راہنما سے کہا کہ ہمیں کربلا کی طرف سے لے چلو، کاروان کربلا کی طرف بڑھ گیا، جب اہل بیتؑ کربلا پہنچے تو جابرؓ بن عبداللہ انصاری اپنے غلام عطیہؓ بن عوفی کے ساتھ امام حسینؑ کی زیارت کے لیے وہاں موجود تھے۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 222 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم

00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اولادِ جعفر طیّارؑ سے رسول اکرمؐ کی محبّت

حضرت جعفرؑ کی شہادت کے وقت آپؑ کے بچے چھوٹے تھے ، پیغمبر اکرمؐ مدینہ میں اسماء کے گھر تشریف لائے آپؐ نے جعفرؑ کے بچوں کو بلایا ، انہیں پیار کیا اور ان کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا اور انہیں دلاسے دینے کے بعد اپنے گھر لے آئے اور تین دن تک اپنا مہمان رکھا۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 47 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.) مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اولادِ فاطمہ ؑ ہی اولادِ رسول اکرم ؐ ہیں

حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

باپ کی طرف سے بیٹیوں کے رشتہ دار ہوتے ہیں جن کی طرف ان کی نسبت دی جاتی ہے، سوائے فاطمہ ؑ کے بچوں کے، میں ان کا ولی اور نسبی سرپرست ہوں، فاطمہ ؑ کے بچے میری طینت اور خمیر ذات سے خلق کیے گئے ہیں وائے ہو ان کے فضائل کا انکار کرنے والوں پر، جو انہیں دوست رکھے گا خدا اسے دوست رکھے گا اور جو ان سے دشمنی رکھے گا خدا اسے دشمن رکھے گا۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 31 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بھائی کا گلا کٹتا بہن دیکھ رہی ہے

بی بی زینبؑ پر مصیبتوں کا پہاڑ اس وقت ٹوٹ پڑا جب آپؑ نے دیکھا کہ ذولجناح کی پیشانی خون سے تر ہے اور اس کی کمر پر زین الٹی ہوئی ہے۔ بی بی زینبؑ اپنے بھائی کی خبر لینے کے لیے قتل گاہ میں پہنچ گئیں، وہاں آپؑ دیکھتی ہیں کہ اشقیاء امامؑ کو قتل کرنے کے لیے آمادہ ہیں اور ایک دوسرے پر سبقت لے جارہے ہیں، آپؑ نے نالہ کیا: اے محمدؐ! اے علیؑ! اے حمزہؑ و جعفرؑ! میری مدد کو پہنچو حسینؑ خاکِ کربلا پر بے یار و مددگار پڑے ہوئے ہیں۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 150 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بی بی زینب علیہا السلام نے بھائی کی لاش پر کہا خدایا! ہماری یہ قربانی قبول کر۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 164 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
00923332136992 www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بی بی زینبؑ، امام سجادؑ کی مشیرہ

جب امام زین العابدینؑ یزید کے پاس گئے تو اس نے آپؑ کا احترام کیا اور کہا کوئی حاجت ہو تو بیان کرو۔ واضح رہے کہ شام میں امام زین العابدینؑ اور بی بی زینبؑ کے خطبوں کی وجہ سے یزید رائے عامہ کے شدید دباؤ میں آچکا تھا اسی وجہ سے اس نے ظاہراً امامؑ کا احترام کیا۔

امامؑ نے فرمایا: مجھے تمہاری ضرورت نہیں ہے میں ہر امر میں اپنی پھوپھی زینبؑ سے مشورہ کرتا ہوں کیونکہ وہ یتیموں اور غم خواروں (اہل بیتؑ) کی سرپرست ہیں۔

کتاب: مسافرہ شام، مصنف: علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی، ص: 85 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بی بی زینب علیہا السلام

امامت کے لیے فکر مند

دشمن کا ایک سپاہی کہتا ہے کہ میں نے ایک بلند قامت خاتون کو دیکھا جو ایک خیمے کے پاس کھڑی ہوئی تھیں جب کہ آگ نے اس خیمے کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔ یہ خاتون کبھی دائیں جانب دیکھتی تھیں ، کبھی بائیں جانب اور کبھی آسمان کی طرف نگاہ کرتی تھیں اور رنج و غم کی شدت سے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مارتیں اور کبھی اس خیمے میں آجاتیں اور باہر جاتیں ، میں تیزی سے ان کے پاس گیا اور کہا : اے خاتون ! کیا تم آگ کے شعلے نہیں دیکھ رہی ہو دوسری عورتوں کی طرح یہاں سے دور کیوں نہیں ہو جاتیں ؟

انہوں نے گریہ کیا اور فرمایا : اے شخص ! ہمارا ایک بیمار خیمے میں ہے جو شدّتِ مرض سے اٹھنے بیٹھنے پر قادر نہیں ہے میں اسے آگ کے شعلوں میں کیسے چھوڑ کر جا سکتی ہوں ؟

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 156 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسة القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بی بی زینب علیہا السلام اور امام سجاد علیہ السلام کے خطبوں کا اثر

یزید نے حکم دیا تھا کہ شہداء کے سروں کو دمشق کے دارالامارہ کی بلندی پر لٹکایا جائے اور سید الشہداء امام حسینؑ کے سر کو چالیس دن تک دمشق کی جامع مسجد کے منار پر لٹکایا جائے، لیکن بی بی زینبؑ اور امام زین العابدینؑ کے خطبوں نے یزیدیوں کے دل میں ایسا رعب و دبدبہ پیدا کر دیا کہ فوراً یزید نے حکم دیا کہ شہداء کے سروں کو احترام کے ساتھ جمع کرکے قصر میں لے جائیں اور ان سروں کا احترام ہو۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 217 ۔

00923332136992 www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بی بی زینب علیہا السلام روضہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

مدینہ آنے کے بعد بی بی زینبؑ سب سے پہلے اپنے
نانا رسول اکرمؐ کے روضہ اطہر پر گئیں اور روضہ
کی جالی پکڑ کر عرض کیا

اے ناناؐ میں حسینؑ کی شہادت کی خبر لے کر آئی ہوں

اس کے بعد آپؑ نے بڑے درد بھرے انداز میں سوگواری کی
آپؑ کے آنسو جاری تھے، جب بھی آپؑ سید سجادؑ کو دیکھتی
تھیں آپؑ کے داغ تازہ ہو جاتے تھے۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 226 ۔

00923332136992 www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بی بی زینب علیہا السلام کا بی بی اُمّ البنین علیہا السلام کو مولا عباس علیہ السلام کی زرہ دینا

بی بی زینبؑ نے کہا: میں آپؑ کے بیٹے عباسؑ کی ایک یادگار لے کر آئی ہوں، انہوں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ بی بی زینبؑ نے انہیں حضرت عباسؑ کی خون آلودہ زرہ دی یہ دیکھ کر بی بی ام البنینؑ کو ضبط کا یارا نہ رہا اور وہ شدّتِ غم سے بے ہوش ہو گئیں۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 227 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بی بی زینب علیہا السلام کا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکوہ

بی بی زینبؑ اپنے ناناؐ کی قبر کے کنارے بیٹھی عزاداری کرتی رہتی تھیں آپؑ کہتی تھیں:

"اے رسول اکرمؐ! آپؐ نے اپنی اُمّت کو وصیّت کی تھی کہ آپؐ کے اہل بیتؑ کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔ ان لوگوں نے نہ صرف اچھا سلوک نہیں کیا بلکہ اہل بیتؑ سے اپنا رشتہ توڑ لیا، یہاں تک کہ آپؐ کے اہل بیتؑ کو تشنہ لب قتل کر دیا اور انہیں پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ دیا"

کتاب: مسافرہ شام، مصنف: علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی، ص: 226۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسة القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بی بی زینب علیہا السلام کا شمر سے احتجاج

جب بی بی زینبؑ نے دیکھا کہ شمر امام حسینؑ کو قتل کرنے کے درپے ہے تو آپؑ اپنے بھائی کی طرف بڑھیں، آپؑ بڑے دردمند لہجے میں امامؑ کو مخاطب کر رہی تھیں، ہر ایک سے مدد طلب کر رہی تھیں اس وقت شمر لعین نے تازیانے سے آپؑ کے بازو پر ضرب لگائی اور کہا: حسینؑ کے پاس سے ہٹ جاؤ ورنہ تمہیں بھی ان کے پاس بھیج دوں گا، بی بی زینبؑ نے امامؑ کی گردن پر ہاتھ رکھا اور فرمایا خدا کی قسم میں اپنے بھائی سے جدا نہ ہوں گی اگر تو انہیں قتل کر رہا ہے تو مجھے ان سے پہلے قتل کر دے۔ شمر لعین نے بڑی بے رحمی سے بی بی زینبؑ کو امام حسینؑ سے الگ کیا اور انہیں اذیت پہنچائی اور کہا: اگر یہاں سے نہ گئیں تو تمہارا سر بھی بدن سے جدا کر دوں گا۔

کتاب: مسافرہ شام، مصنف: علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی، ص: 151۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
Presented by: https://jafrilibrary.com
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

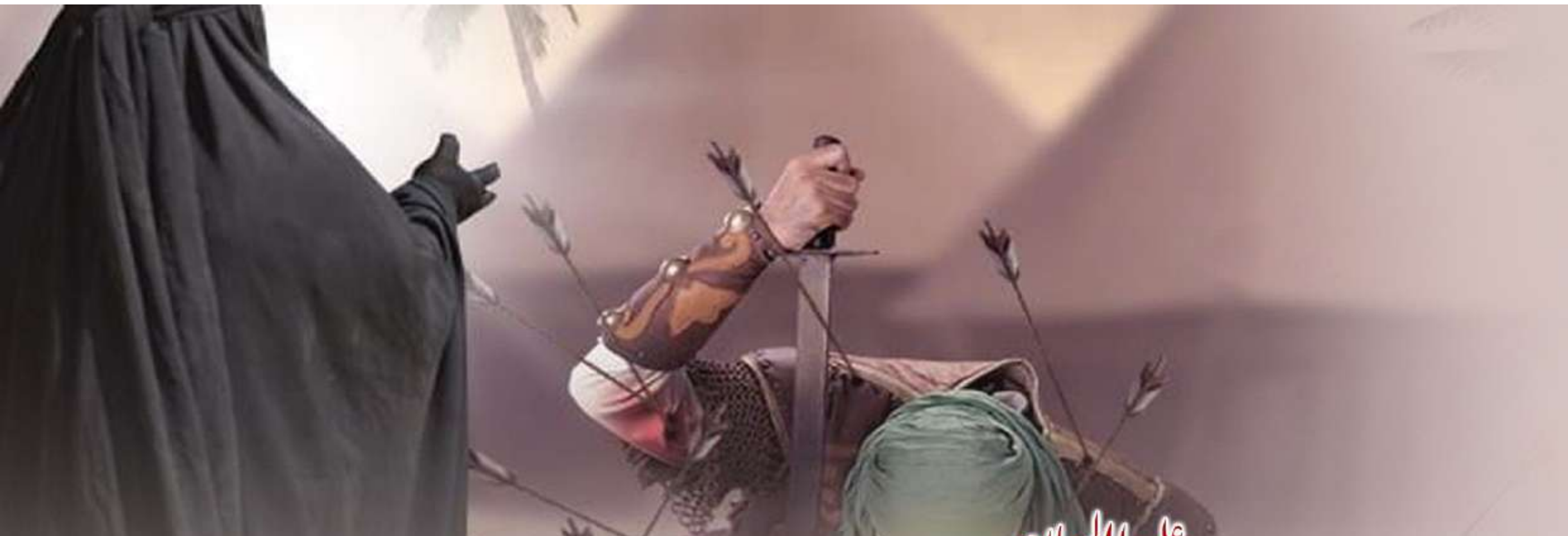

بی بی زینب علیہا السلام کا عمر سعد سے احتجاج

بی بی زینبؑ نے بین کئے: کاش آسمان زمین پر گر پڑتا اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جاتے۔ آپؑ عمر سعد کی طرف متوجہ ہوئیں جو ایک گروہ کے درمیان کھڑا ہوا تھا اور اس سے کہا اے عمر سعد! حسینؑ کو قتل کیا جارہا ہے اور تو کھڑا دیکھ رہا ہے؟ عمر سعد نے بی بی زینبؑ کی طرف سے رخ پھیر لیا، تاریخ میں ہے کہ عمر سعد جیسا شقی بھی اس وقت رو رہا تھا۔

کتاب: مسافرہ شام، مصنف: علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی، ص: 150۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.) مدرسۃ القائم
00923332136992 www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بی بی زینب علیہا السلام کا یزید سے سخت احتجاج

شام میں یزید کو مخاطب کرکے سخت احتجاج کیا اور فرمایا: یہ کیا انصاف ہے کہ تو نے اپنی عورتوں اور کنیزوں کو پردہ کے پیچھے بٹھایا ہے لیکن رسول اکرمؐ کی بیٹیوں کو قید کرکے ایک شہر سے دوسرے شہر پھرا رہا ہے، تو نے ہماری عورتوں کے سَروں سے چادریں چھین لیں۔

کتاب: مسافرہ شام، مصنف: علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی، ص: 89۔

00923332136992 www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بی بی زینبؑ کی امام سجادؑ کو نصیحت

جب خاندانِ رسالتؐ کو قیدی بنا کر شام لے جایا گیا تو ایک دن یزید نے امام زین العابدینؑ کو دربار میں طلب کیا اس وقت بی بی زینبؑ نے امام زین العابدینؑ سے فرمایا اے میری آنکھوں کے نور! یزید کے ساتھ نرمی سے بات کرنا کیونکہ وہ ظالم اور ضدی ہے، نہایت سنگدل اور شقی ہے، نہ خدا اور اس کے عذاب سے ڈرتا ہے اور نہ ہی رسول اکرمؐ اور ان کے وصی سے۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 84 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بی بی زینب علیہا السلام کی اہلِ شام کو وصیّت

اے اہلِ شام! ہم ایک امانت اس قید خانے میں چھوڑ کر جا رہے ہیں، جب تم اس بچی کی قبر پر جانا جو اس دیارِ غریب میں مدفون ہے اس کی قبر پر پانی ڈالنا اور چراغ جلانا۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 221 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بی بی زینب علیہا السلام کی دعا کا مختارؓ کے ذریعے پورا ہونا

روایت میں ہے کہ جب مختارؓ نے برسرِ اقتدار آنے کے بعد حکم دیا کہ خولی کو پکڑا جائے، تو خولی سے پوچھا گیا تو نے کربلا میں کیا کیا تھا؟ اس نے کہا کہ میں سید سجادؑ کے خیمے میں گیا تھا اور وہاں کا سارا سامان لوٹا اور بی بی زینبؑ کے گوشوارے چھین لیے تھے، جناب مختارؓ نے پوچھا اس وقت بی بی زینبؑ نے کیا فرمایا تھا؟ خولی نے سارا ماجرا بیان کیا، جناب مختارؓ نے حکم دیا کہ خولی کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے جائیں اس کے بعد اسے آگ میں جلایا جائے، اس طرح بی بی زینبؑ کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ مستجاب ہوئے اور خولی آتشِ دوزخ سے پہلے آتشِ دنیا میں جلایا گیا اور ہلاک ہوا۔

کتاب: مسافرہ شام، مصنف: علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی، ص: 153۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
00923332136992 www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بی بی زینبؑ کی عبادت سے متعلق امام سجادؑ کا بیان

امام زین العابدینؑ سے منقول ہے کہ ہمیں جب قید کر کے لے جایا گیا تو میں دیکھتا تھا کہ کوفہ سے شام تک شدید مصائب اہل حرم کی دیکھ بھال کی ذمہ داری اور غموں کے تازہ ہونے کے باوجود میری پھوپھی زینبؑ کی عبادت میں کمی نہیں آئی۔ ایک مرتبہ آدھی رات کو میں نے دیکھا کہ کمزوری کی بنا پر آپؑ بیٹھ کر نماز شب پڑھ رہی تھیں۔ میں نے اس کا سبب پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: تین دن سے اپنے حصّے کا کھانا بچوں میں بانٹ دیتی ہوں بھوک کے باعث مجھ میں اٹھنے کی طاقت نہیں ہے۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 80 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بی بی زینبؑ کی
مدینے سے روانگی سے قبل، شوہر سے اجازت

میں آپ سے اجازت لینے آئی ہوں اور یہ جان لیں کہ میرا بھائی سفر پر چلا جائے اور میں یہاں رہ جاؤں تو میں اپنے بھائی حسینؑ کے بغیر زندہ نہیں رہ پاؤں گی۔ عبداللہ نے زینبؑ کی طرف دیکھا، آپؑ زار و قطار رو رہی تھیں اور آپؑ کی حالت غیر تھی، عبداللہ کو یقین ہوگیا کہ اگر انہوں نے آپؑ کو سفر کی اجازت نہ دی تو یہ آپؑ کی موت کے برابر ہوگا، عبداللہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے، عبداللہ نے حضرت زینبؑ سے کہا اے بنتِ مرتضیٰؑ! اے عقیلہ بنی ہاشم میں آپؑ کو کس حالت میں دیکھ رہا ہوں؟ جو آپ کی مرضی ہو وہی کیجئے میری طرف سے کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ یہ سن کر حضرت زینبؑ بہت مسرور ہوئیں اور عبداللہ کے اجازت دینے سے آپ کے قلب و روح کو سکون ملا حضرت زینبؑ نے اس طرح اپنے شوہر کی رضا حاصل کی۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 56 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.) مدرسۃ القائم
00923332136992 www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بی بی زینبؑ کی ولایتِ تکوینی

بشیر بن خزیم اسدی کہتے ہیں: اس دن میں نے بی بی زینبؑ کو دیکھا کہ جو خطبہ دینے کے لیے تیار تھیں۔ بی بی زینبؑ نے مجمع کو خاموش ہو جانے کا اشارہ کیا آپؑ کے اشارہ کرنے سے ایسا سکوت چھا گیا گویا سانسیں سینوں میں رک گئی ہوں اور گھوڑوں کی گردنوں میں بندھی گھنٹیوں کی بھی آوازیں آنا بند ہو گئیں۔

کتاب: مسافرہ شام، مصنف: علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی، ص: 83۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بی بی زینبؑ میں انبیاءؑ کی خصوصیات

مرحوم آیت اللہ دستغیب اس بارے میں اپنی کتاب میں لکھتے ہیں
اللہ اکبر، زینبؑ نے آرام دہ زندگی کو چھوڑ کر بیابانوں میں سفر کی
مصیبت کو اختیار کیا جس میں صرف مشکلات ہیں۔

سچ یہ کون سا ایثار اور قربانی ہے جس پر عقل حیران ہے، یہ
کون سی روحانی محبّت اور اعلیٰ معنوی قوت ہے؟ اس کا عالم بالا
سے کیا ربط اور تعلق ہے یہ وہی روحانیت اور معنویت ہے جو
پیغمبر اکرمؐ اور اماموں کی خاصیت ہے، یہ خاصیت
حضرت زینبؑ میں بھی پائی جاتی تھی۔

کتاب: مسافرہ شام، مصنف: علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی، ص: 55۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.) مدرسۃ القائم
00923332136992 www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بی بی زینب علیہا السلام، آخری وقت تک بھائی کی حفاظت پر آمادہ

اے دشمنِ خدا! میرے بھائی کے ساتھ نرمی سے پیش آ، تو نے ان کے سینہ کی ہڈیاں توڑ دیں، تجھے خدا کا واسطہ مجھے چند لمحے کی فرصت دے تاکہ میں انہیں جی بھر کر دیکھ لوں، وائے ہو تجھ پر کیا تو نہیں جانتا کہ حسینؑ رسول اکرمؐ اور حضرت فاطمہؑ کی گود میں پلے بڑھے ہیں؟ حسینؑ کا سینہ گزشتہ و آیندہ علوم کا خزانہ ہے۔

شمر نے دیکھا کہ بی بی زینبؑ اپنے بھائی کے پاس سے نہیں ہٹیں گئیں۔ اس نے تلوار اٹھائی اور بی بی زینبؑ پر حملہ کیا، بی بی زینبؑ منہ کے بل زمین پر گر گئیں، اُس وقت اِس نے امامؑ کو شہید کر دیا۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 152 ۔

00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

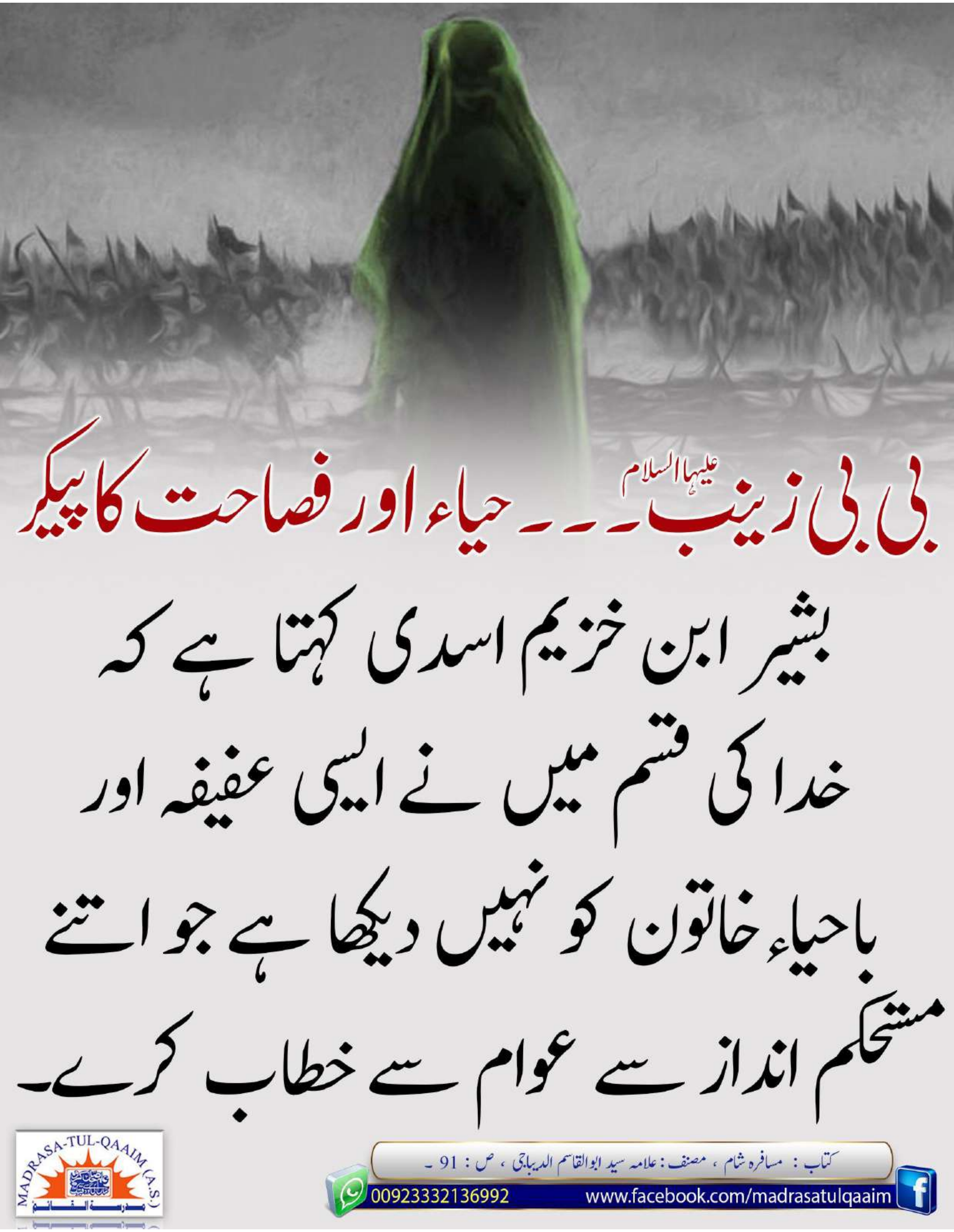

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بی بی زینب علیہا السلام ۔۔ دربارِ یزید میں بھی امامت کی محافظ

روایت میں ہے کہ بی بی زینبؑ نے یزید سے کہا
اے یزید! تو نے زمین کو اہل بیتؑ کے خون سے
سیراب کر دیا ہے، جزِ اس جوان کے، ہمارے خاندان میں
کوئی نہیں بچا ہے، اس وقت دوسری صدا بھی بی بی زینبؑ
کے ساتھ ہم صدائیں ہو گئیں اور بین کرنے لگیں
یہ مخدرات خدا سے پناہ مانگتی تھیں اور نالہ کرتی تھیں
اہل بیتؑ کے تیور دیکھ کر یزید کو شورش کا خوف لاحق ہو گیا
لہٰذا اس نے امام سجادؑ کو قتل کرنے کا ارادہ بدل دیا۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 205 ۔

00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بی بی زینب علیہا السلام ۔۔ محافظِ امامت

امام حسینؑ کی شہادت کے بعد دشمنوں نے خیموں کو لوٹ لیا اور دشمن اہلِ بیتؑ کے خیموں میں گھس آئے اور سارا سامان تاراج کرکے لے گئے ، یہاں تک کہ مخدرات کے کانوں سے گوشوارے تک اتار لیے ، اس دوران شمر تلوار لے کر آگے بڑھا اور امام زین العابدینؑ کے خیمے میں گھس آیا ، وہ امام زین العابدینؑ کو قتل کرنا چاہتا تھا بی بی زینبؑ نے اسے روکا اور فرمایا : اگر تو انہیں مارنا چاہتا ہے تو مجھے ان سے پہلے قتل کر دے بی بی زینبؑ کے تیور دیکھ کر شمر واپس چلا گیا۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 153 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بی بی زینبؑ ۔۔۔ معلّمہ

جنگِ جمل اور صفین کے واقعات و حالات کی بنا پر حضرت علیؑ اور ان کے اہل بیتؑ کو کوفہ میں سکونت اختیار کرنی پڑی اسی وجہ سے حضرت زینبؑ بھی چار سال تک کوفہ میں رہیں، کوفہ کی عورتوں نے سمجھ لیا کہ بی بی زینبؑ علمی اور عملی کمالات کے لحاظ سے ثانی زہراؑ ہیں۔ لہٰذا انہوں نے اپنے شوہروں کے توسط سے امام علیؑ سے اس بات کی خواہش کی کہ وہ عورتوں کو پڑھانے کے لیے مجلس درس رکھیں حضرت علیؑ کی اجازت کے بعد ہر روز صبح جناب زینبؑ کوفہ کی عورتوں کو پڑھایا کرتی تھیں اور کوفہ کی عورتیں آکر آپؑ سے فیض حاصل کرتی تھیں۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 67 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
00923332136992 www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بیٹی سے کیا وعدہ پورا ہوا

کتاب بحرالغرائب میں آیا ہے کہ جب قید خانے میں
رقیہؑ کے پاس امام حسینؑ کا سر لے جایا گیا تو انھوں نے
کہا بابا! اپنے وعدہ پر عمل کیجئے اور مجھے اپنے ساتھ
لے جائیے، امام حسینؑ نے اپنے وعدہ پر عمل کیا اور
رقیہؑ کو اپنے ساتھ لے گئے۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 192 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
00923332136992 www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تماشائیوں کو بی بی زینب ؑ کی تنبیہ

جب اہل بیت ؑ کو قید کرکے لے جایا گیا تو آپ ؑ نے
کوفہ کے عوام سے خطاب کرکے کہا
اے لوگو ! ہم پر سے اپنی آنکھیں ہٹالو کیا تمہیں خدا
اور اس کے رسول اکرم ؐ کا خوف نہیں کہ تم
پیغمبر اکرم ؐ کے خاندان کی مستورات کو دیکھ رہے ہو۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 89 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.) مدرسۃ القائم
00923332136992 www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تیز مسافرت کی اذیّت بھی اسیرانِ کربلا نے سہی

عمومی طور پر کوفہ سے شام کا فاصلہ ایک مہینے میں
طے کیا جاتا تھا، لیکن ابن زیاد کے حکم سے اہل بیتؑ
کو صرف (۱۶) سولہ دن میں شام پہنچایا گیا۔
بعض مورخین کا کہنا ہے کہ اہل بیتؑ
یکم صفر ۶۱ھ کو شام پہنچے۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 188 ۔

00923332136992 www.facebook.com/madrasatulqaaim
MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.) مدرسۃ القائم

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

جعفر طیارؑ کے تین بیٹوں کی پرورش حضرت علیؑ نے کی

روایت ہے کہ امام علیؑ نے اپنے شہید بھائی جعفرؑ کے تین بیٹوں کی تربیت کی اور انہیں پالا پوسا، یہ تین بیٹے عبداللہؑ بن جعفرؑ، محمدؑ بن جعفرؑ اور عونؑ بن جعفرؑ ہیں

یہ تینوں اپنے چچا امام علیؑ کی سرپرستی میں پلے بڑھے اور جب یہ شادی کی عمر کو پہنچے تو حضرت علیؑ نے اپنی بیٹی زینبؑ کا نکاح عبداللہؑ سے کیا، اپنی دوسری بیٹی ام کلثومؑ کو محمدؑ بن جعفرؑ کے نکاح میں دیا اور اپنے بھائی عقیلؑ کی بیٹی کو عونؑ کے نکاح میں دیا۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 44 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.) مدرسۃ القائم
00923332136992 www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrililibrary.com

حجابِ بی بی زینب کبریٰ علیہا السلام

علامہ مامقانی لکھتے ہیں

حضرت زینبؑ اپنے حجاب کی حفاظت میں بے مثال تھیں ، عاشورہ کے دن حضرت علیؑ اور حسنینؑ کے زمانے میں بھی کسی نامحرم نے آپؑ کو نہیں دیکھا تھا۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 87 ۔

00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حدیثِ عظمتِ اہل بیت علیہم السلام کی راویہ۔۔ بی بی زینب علیہا السلام

بی بی معصومہ قمؑ بی بی زینبؑ سے روایت کرتی ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: میری ماں جناب فاطمہؑ نے رسول اکرمؐ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ جو اہل بیتؑ کی محبّت میں اس دنیا سے اٹھے گا وہ شہید ہے۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 100 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
00923332136992 www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حدیثِ عظمتِ سیّدہ علیہا السلام کی راویہ۔۔ بی بی زینب علیہا السلام

بی بی زینبؑ کی ایک روایت جو آپؑ نے رسول اکرمؐ سے نقل کی ہے بی بی فاطمہ زہراؑ کی شان میں ہے

کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا

فاطمہؑ حور ہے جسے انسانی صورت میں خلق کیا گیا ہے۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 100 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

زیارت
ناحیہ مقدسہ

حضرات عونؑ و محمدؑ پر امام زمانہؑ کا سلام

امام زمانہؑ اپنی زیارت میں بی بی زینبؑ کے بیٹوں پر سلام بھیجتے ہیں اور فرماتے ہیں:

سلام ہو عونؑ پر عبداللہؑ بن جعفر طیارؑ کے بیٹے پر، یہ قرآن اور مجاہدوں کے ساتھ تھے، خدا کی راہ میں خیر خواہ تھے، قاریٔ قرآن تھے، خدا ان کے قاتل عبداللہ بن قطنہ پر نفرین کرے، سلام ہو محمدؑ بن عبداللہ ابن جعفر پر جو میدانِ کربلا میں اپنے باپؑ کی جگہ پر تھے اور بھائی کی شہادت کے بعد میدان میں آئے جو اپنے بھائی کے نگہبان تھے، خدا ان کے قاتل عامر بن نہشل پر نفرین کرے۔

کتاب: مسافرہ شام، مصنف: علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی، ص: 145۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حضرت زینبؑ کی امام حسینؑ سے محبّت کی ایک جھلک

علامہ جزائری نے کتاب الخصائص الزینبیہؑ میں لکھا ہے

جب زینبؑ شیر خوار اور جھولے میں تھیں، جب بھی ان کے بھائی حسینؑ ان کی نظروں سے اوجھل ہوجاتے تو آپؑ بے قرار ہوجاتیں اور رونا شروع کردیتی تھیں اور جب آپؑ کو امام حسینؑ کا نورانی چہرہ دکھائی دیتا خوش ہوجاتیں اور مسکرانے لگتیں۔

جب آپؑ بڑی ہوئیں تو نماز سے پہلے امام حسینؑ کے چہرے کی زیارت کرتیں اور اس کے بعد نماز پڑھتی تھیں۔

کتاب: مسافرہ شام، مصنف: علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی، ص: 41۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.) مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حضرت زینبؑ کی سخت مصائب میں بھی عبادتِ خدا

امام حسینؑ کی صاحبزادی بی بی فاطمہؑ سے روایت ہے آپؑ فرماتی ہیں: میری پھوپھی زینبؑ عاشورہ کی رات عبادت میں مشغول تھیں اور خدا سے مناجات اور راز و نیاز کرتی رہیں۔

کتاب: مسافرہ شام، مصنف: علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی، ص: 79۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.) مدرسۃ القائم
00923332136992 www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حضرت زینبؑ ۔۔۔ شریکۃ الحسینؑ

ایک دن بی بی فاطمہؑ نے رسول اکرمؐ سے کہا
بابا جان! زینبؑ اور حسینؑ کے درمیان محبّت نے مجھے تعجّب
میں ڈال دیا ہے، زینبؑ کو حسینؑ کے بغیر قرار نہیں ملتا
اگر کچھ دیر کے لیے حسینؑ سے جدا ہو جائے تو بے قرار ہو جاتی
ہیں۔ یہ سن کر پیغمبر اکرمؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے
آپؐ نے درد بھری آہ کی اور جناب فاطمہؑ سے فرمایا
اے میری آنکھو کا نور! یہ بچی حسینؑ کے ہمراہ کربلا جائے گی اور
حسینؑ کے مصائب سختیوں اور دکھوں میں اس کی شریک ہو گی۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 40 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

درِ کوفہ کے چند مصائب

گیارہ محرم کو اہل بیتؑ کربلا سے روانہ ہوئے ، مغرب کے وقت کوفہ پہنچے ، ابن زیاد کو خبر دی گئی ، اس نے حکم دیا کہ اہل بیتؑ کے قافلے کو کوفے کے باہر ہی ٹھہرایا جائے اور اگلے دن شہر میں لایا جائے تاکہ حکومت اپنی فتح کا جشن اچھی طرح سے منا سکے۔

اشقیاء نے کوفہ کے باہر خیمے نصب کئے خود ان خیموں میں آرام کیا اور اہل بیتؑ نے زیر آسمان رات گزاری ، کفّار طرح طرح کے کھانے کھا رہے تھے لیکن خاندانِ رسول اکرمؐ جو بھوکا اور پیاسا تھا ان کے لیے نہ غذا تھی نہ پانی۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 168 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
00923332136992 www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

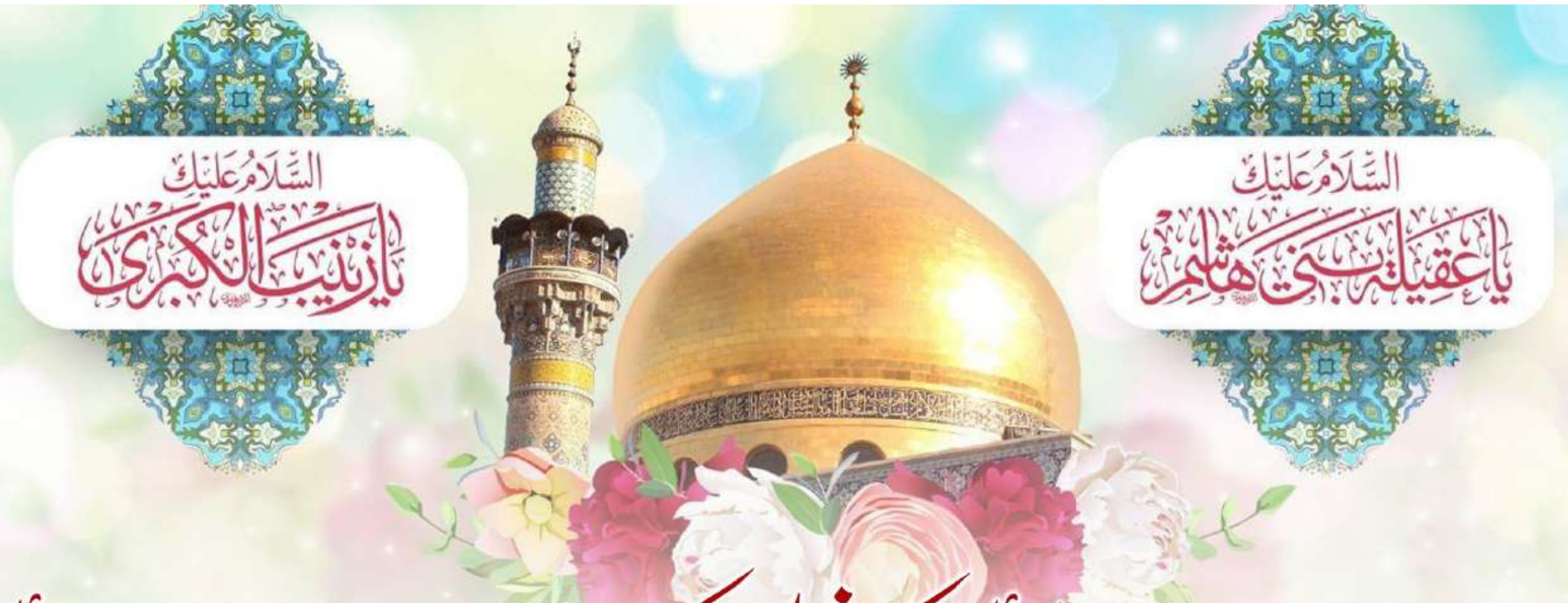

دربار میں بی بی فاطمہؑ کے خطبے کی راویہ۔۔ بی بی زینبؑ

حضرت زینبؑ نے چھ سال کی عمر میں اپنی والدہ کا فصیح و بلیغ اور طولانی خطبہ (جو انہوں نے فدک اور حضرت علیؑ کی خلافت کے سلسلے میں مسجد النبی میں ارشاد فرمایا تھا) حفظ کرلیا تھا۔ آپؑ آنے والی نسلوں کے لیے اس کی روایت کیا کرتی تھیں، جب کہ یہ خطبہ متصل اور طویل ہے اور اس میں دشوار اور عمیق معنی کے الفاظ بہت زیادہ ہیں اس خطبے کو حفظ کرنا عجائبات میں سے ہے، راویوں نے یہ خطبہ حضرت زینبؑ سے نقل کیا ہے۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 65 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

دورانِ سفر بی بی زینب علیہم السلام کو شہادتوں کی بشارت

خزیمہ میں اہل بیتؑ کے کاروان نے ایک دن قیام کیا۔ صبح میں بی بی زینبؑ امام حسینؑ کے پاس آئیں اور فرمایا: آدھی رات کو میں نے ہاتف کی زبانی یہ اشعار سنے :

" اے میری آنکھوں ! شہیدوں پر رو کیونکہ میرے بعد کون ان پر گریہ کرے گا ؟ ان لوگوں پر گریہ کرو جنہیں موت اپنی طرف کھینچ رہی ہے اور انہیں ان کے وعدہ گاہ کی طرف بلا رہی ہے جو خدا نے ان کے لیے مقرّر کیے ہیں "

امام حسینؑ نے یہ سن کر فرمایا :

اے میری بہن ! جو مقدّر میں ہے وہ ہو کے رہے گا۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 121 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

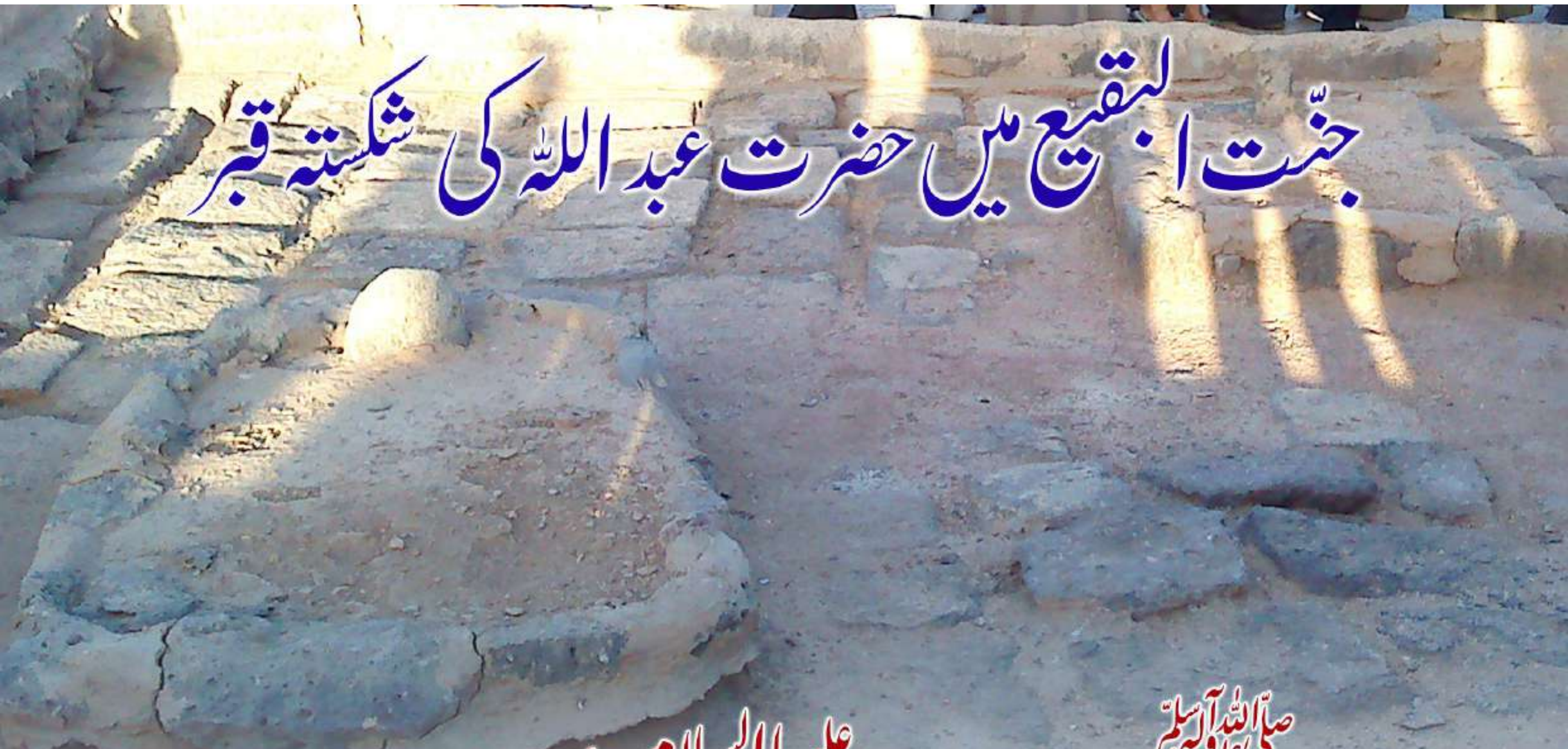

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بی بی زینب علیہا السلام کے شوہر کا احترام

رسول اکرمؐ عبداللہ بن جعفرؑ کا بہت
احترام کیا کرتے تھے اور جب بھی
انہیں دیکھتے فرماتے تھے

سلام ہو تم پر اے دو پَروں والے کے بیٹے۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 47 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

روزِ اربعین قبرِ امام حسینؑ پر بی بی زینبؑ کے بین

بی بی زینبؑ جب کربلا پہنچیں تو نہایت دردناک انداز میں فرمایا اے بھائی حسینؑ ! اے حبیبِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! اے ابن مکّہ و منیٰ ! اے ابن فاطمہ الزہراؑ و علی مرتضیٰؑ ! زینبؑ بار بار کہتی جاتی تھیں اور بین کرتی تھیں یہاں تک کہ فرطِ غم سے بے ہوش ہو گئیں ، مخدراتِ عصمت بی بی زینبؑ کے پاس جمع ہو گئیں اور ان کے چہرے مبارک پر پانی چھڑکا جس سے انہیں ہوش آیا۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 222 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

زوجہ یزید، ہند کا یزید کی غیرت پر سوال

اے یزید! تجھ پر وائے ہو! میرے پردے کے بارے
میں تجھے غیرت آگئی لیکن فاطمہ زہراؑ کی بیٹیوں کو
بے ردا کیا، تونے یہ غیرت کیوں نہ دکھائی
تونے ان کی چادریں چھین لیں اور انہیں بے پردہ
کیا اور خرابے میں انہیں قید کیا۔

کتاب: مسافرہ شام، مصنف: علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی، ص: 220۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.) مدرسۃ القائم
00923332136992 www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سرِ حسین علیہ السلام سے شہزادی سکینہ علیہا السلام کا روداد سنانا

حارث شامی جو یزید کے سپاہیوں میں سے تھا کہتا ہے پہلی رات سارے نگہبان سوگئے لیکن میں جاگتا رہا، میں نے دیکھا کہ اسیروں میں ایک چھوٹی سی بچی ہے یہ بچی اٹھتی ہے اور چاروں طرف دیکھتی ہے اس نے دیکھا یزید کا لشکر بھی بے خبر سوگیا ہے، اشقیاء نے امام حسینؑ کا سر ایک درخت پر لٹکا دیا تھا یہ بچی کئی مرتبہ خوف کی حالت میں سر کے پاس آتی ہے اور لوٹ جاتی ہے، آخر کار اس درخت کے نیچے رک جاتی ہے اور اپنے باپ کے سر کی طرف دیکھتی ہے اور رو رو کر سر سے باتیں کرتی ہے میں نے دیکھا کہ امامؑ کا سر خود بخود نیچے آتا ہے اور بچی کے سامنے رک جاتا ہے، بچی نے جس کا نام رقیہ تھا کہتی ہے باباؑ! آپؑ پر سلام ہو آپؑ کے بعد ہمیں بہت مصائب اٹھانے پڑے آپؑ کی شہادت کے بعد ہمیں غریب الوطنی سہنا پڑی۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 191 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
Presented by: https://jafrilibrary.com
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

سرِ حسین علیہ السلام کا شہزادی سکینہ علیہا السلام کو شہادت کی خبر دینا

حارث شامی نے دیکھا امام حسینؑ کا سر اس بچی سے مخاطب ہے اور آپؑ فرما رہے ہیں میری بیٹی تمہاری قید کی مصیبتیں اور راہ کی سختیاں اب ختم ہو گئیں ، کچھ دنوں کے بعد تم ہمارے پاس آنے والی ہو ، مصائب پر صبر کرو تاکہ تمہیں ثواب اور شفاعت کرنے کا مقام حاصل ہو۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 191 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.) مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

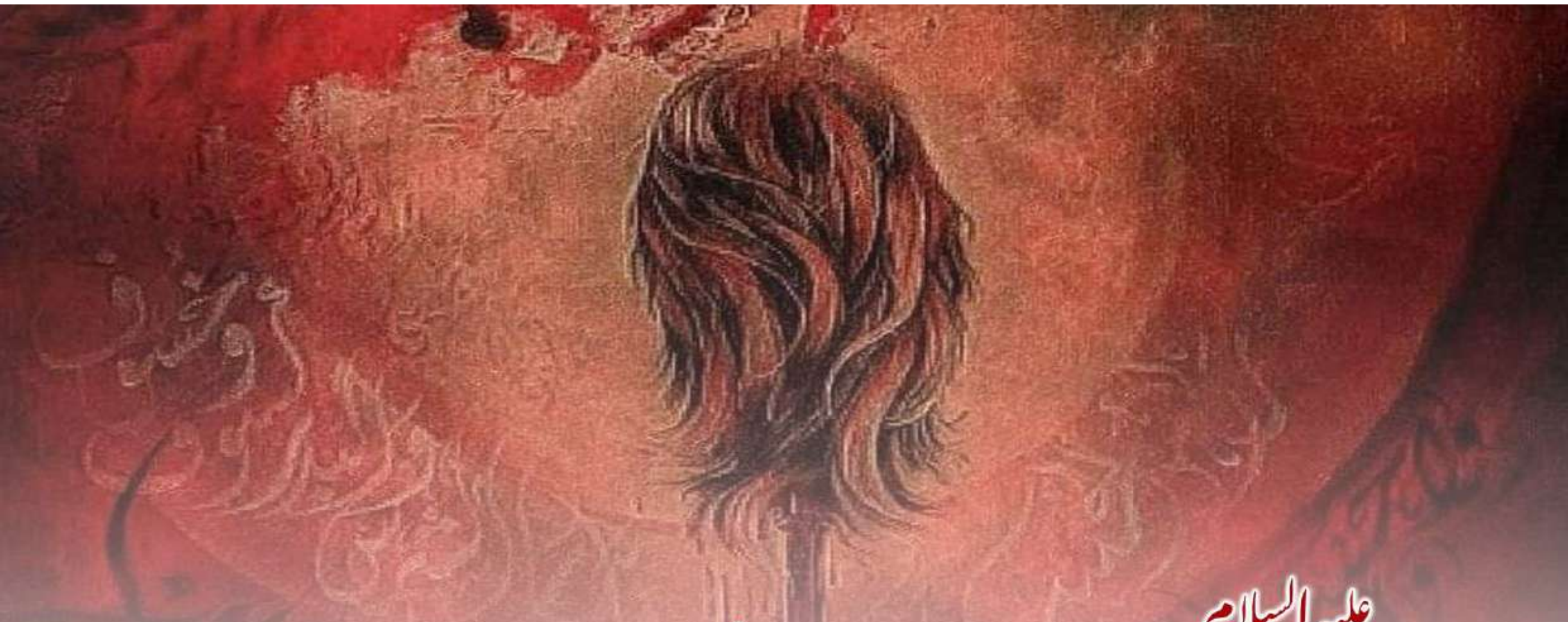

سرِ حسین علیہ السلام کو لیے شمر کا اقرارِ جرم

سہل ساعدی سے روایت ہے کہ جب اہل بیتؑ کو اسیروں کی صورت میں شام لایا گیا، شمر امام حسینؑ کے سر کو نیزے پر اٹھائے ہوئے تھا اور اس کے دوسرے ہاتھ میں تلوار تھی یہ غرور و تکبّر سے شمر کہتا ہے کہ میں لمبے نیزے کا مالک ہوں، میں اصل دین پر ہوں، میں نے سید الوصیینؑ کے بیٹے کو قتل کیا ہے اور ان کا سر یزید کے لیے لایا ہوں۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 200 ۔

00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سرِ حسین علیہ السلام کو لیے شمر کی جسارت پر بی بی زینب علیہا السلام کا جواب

۔۔۔ تو نے جھوٹ کہا، ظالموں پر خدا کی نفرین ہے، وائے تو تجھ پر
تو حسینؑ کو قتل کرکے یزید کے لیے فخر کر رہا ہے، وہ حسینؑ کہ خدا
کے دو بزرگ فرشتے میکائیلؑ اور جبرئیلؑ جن کے ہمدم اور ہمراز تھے
وہ حسینؑ کہ جن کا مبارک نام خالقِ کائنات کے عرش کی زینت ہے
وہ حسینؑ کہ خدا نے جن کے جد امجد رسول اکرمؐ پر مقامِ نبوت ختم
کیا اور ان کے والد علی مرتضیٰؑ کے ذریعہ مشرکین کا قلع قمع کیا
میرے جیسا کون ہے کہ میرے جد رسول اکرمؐ اور اللہ کے برگزیدہ
بندے ہیں اور میرے والد علی مرتضیٰؑ ہیں، جن سے خدا خوشنود
اور میری والدہ فاطمہؑ الزہرا ہیں، ان سب پر خدا کی طرف
سے درود ہو۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 201 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
Presented by: https://jafrilibrary.com
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

سفرِ کربلا ۔۔۔ بہن بھائی ساتھ ساتھ

امام حسینؑ سے حضرت زینبؑ کی محبّت کا یہ عالم تھا کہ جب امام حسینؑ نے کربلا کے سفر کا آغاز کیا، حضرت زینبؑ سفر میں اپنے بھائی کے ہمراہ ہونے کی غرض سے محمل میں سوار ہو گئیں، یہ دیکھ کر عبداللہ بن عباس جو بنی ہاشمؑ کے فقیہ کہلاتے تھے، آگے آئے اور امام حسینؑ سے کہا آپؑ فرمارہے ہیں کہ میں سفر پر جاؤں گا اور انشاء اللہ شہید کیا جاؤں گا لیکن ان عورتوں کو اپنے ساتھ لے جانے کا کیا مطلب ہے ؟

اس وقت بی بی زینبؑ نے محمل سے ابن عباس کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا : کیا تم مجھے میرے بھائی حسینؑ سے جدا کرنا چاہتے ہو ؟ میں ہرگز ان سے جدا نہیں ہو سکتی۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 55 ۔

00923332136992 www.facebook.com/madrasatulqaaim

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سلامِ آخر

روایت میں ہے کہ آخری رخصت کے وقت امام حسینؑ نے اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو جمع کیا ان کا نام پکار کر بلایا اور فرمایا: تم سب پر میرا آخری سلام ہو، یہ آخری ملاقات ہے اور جان لیوا مصیبت آن پہنچی ہے، یہ کہہ کر امامؑ نے گریہ کیا بی بی زینبؑ نے کہا: بھائی! آپؑ کو اللہ نہ رلائے آپؑ کے گریہ کا سبب کیا ہے؟ امامؑ نے فرمایا: میں کیونکر گریہ نہ کروں تمھیں جلد اسیر کرکے دشمنوں کے درمیان لے جایا جائے گا یہ سن کر بی بی زینبؑ نے اہلِ حرم کے ہمراہ **الوداع، الوداع، الفراق، الفراق** کی صدا بلند کی۔

کتاب: مسافرہ شام، مصنف: علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی، ص: 148۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

شامِ غریباں کی ایک مصیبت

شامِ غریباں میں بی بی زینبؑ نے جب بچوں کی گنتی کی تو دو بچوں کو کم پایا آپؑ نے اپنی بہن ام کلثومؑ کو ساتھ لیا اور ان بچوں کو تلاش کرنے کے لیے بیابان کی طرف روانہ ہوئیں، یہ دو بہنیں شدید رنج و الم کے عالم میں بچوں کو آواز دے رہی تھیں لیکن انہیں کوئی جواب نہیں مل رہا تھا، آخر کار انہوں نے بچوں کو جھاڑیوں میں پالیا، بچے ایک دوسرے کے گلے میں باہیں ڈالے ہوئے محوِ خواب تھے، بی بی زینبؑ اور ام کلثومؑ آگے بڑھتی ہیں، بچوں کو اٹھانا چاہتی ہیں لیکن کیا دیکھتی ہیں کہ یہ دو معصوم بچے بھوک اور پیاس کی شدت کی تاب نہ لا سکے اور ان کی ارواح پرواز کر چکی ہیں۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 158 ۔

00923332136992 www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

شام میں عزاداری

بی بی زینبؑ نے شام میں سات دن تک عزاداری کی
شام کی عورتوں نے ان مجلسوں میں شرکت کی
ان مجلسوں میں حقائق کے بیان کرنے کا اس قدر
اثر ہوا کہ نزدیک تھا کہ لوگ یزید کے محل پر
حملہ کرکے اسے قتل کردیں۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 219 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.) مدرسۃ القائم
00923332136992 www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

شبِ عاشورہ امام حسین علیہ السلام کا بی بی زینب علیہا السلام کو شہادت کی خبر دینا

سید بن طاؤسؒ لکھتے ہیں، روایت ہے کہ دشمن سے ایک رات کی مہلت لینے کے بعد امام حسینؑ بیٹھ گئے اور سو گئے اور کچھ دیر بعد بیدا ہوئے اور اپنی بہن بی بی زینبؑ سے فرمایا: بہن اس وقت میں جد بزرگوار رسول اکرمؐ، بابا علیؑ اور اپنی ماں فاطمہ زہراؑ اور بھائی حسنؑ کو خواب میں دیکھا ہے یہ سب فرما رہے تھے۔ اے حسینؑ! بہت جلدی ہمارے پاس آجاؤ گے۔ ایک روایت کے مطابق کل تک ہمارے پاس آجاؤ گے۔ بی بی زینبؑ نے امامؑ کی یہ باتیں سن کر گریہ کیا، امامؑ نے انہیں دلاسہ دیا اور یاد دہانی کرائی کہ وہ اپنے حوصلے اور بہادری سے خاندان کو دشمنوں کے طعنوں اور سرزنش سے بچائیں گی۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 126 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

شبِ عاشور حضرات عونؑ و محمدؑ کی وفاداری

شبِ عاشورا امام حسینؑ اپنے انصار اور بنی ہاشمؑ کا امتحان لے رہے تھے تو عونؑ و محمدؑ نے بھی تمام انصار کے ساتھ ایک آواز ہو کر کہا تھا کہ ہم ہرگز آپؑ سے جدا نہیں ہوں گے خدا وہ دن نہ لائے جب ہم آپؑ کے بعد زندہ رہیں ہم آپؑ سے منہ نہیں موڑیں گے اور آخری سانس تک آپؑ کے ساتھ رہیں گے۔

کتاب: مسافرہ شام ، مصنف: علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص: 141 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

شہادتِ سکینہ علیہا السلام اور سرِ حسین علیہ السلام کی پیشگوئی

حارث شامی کہتا ہے میرا گھر شام کے کھنڈرات کے پاس تھا میں دیکھنا چاہتا تھا کیا واقعاً یہ بچی جب کہ اس کے باپ نے کہا تھا کچھ دنوں بعد ان سے ملحق ہو جائے گی۔ میں نے سنا کہ ایک رات شام کے کھنڈرات (قید خانے) سے نالہ و بکا کی آوازیں آرہی ہیں، میں نے اس بارے میں دریافت کیا تو لوگوں نے بتایا رقیہؑ کا انتقال ہو گیا ہے۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 192 ۔

00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

صبرِ بی بی زینب کبریٰ علیہا السلام

بعض مورخین نے بی بی زینبؑ ہی کی زبان سے نقل کیا ہے

میں ایسے صبر کا مظاہرہ کروں گی کہ خود صبر میرے صبر سے ناتواں ہو جائے گا۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 85 ، الخصائص الزینبیہ ص : 320/319۔

00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim
MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

عبد اللہؑ سے شادی کے موقع پر زینبؑ کی دو شرطیں

حضرت زینبؑ امام حسینؑ سے بہت محبّت کرتی تھیں اور آپؑ کی محبّت کا یہ عالم تھا کہ دن میں کئی بار آپؑ امام حسینؑ کی زیارت کیا کرتی تھیں۔ لہٰذا جب عبداللہؑ بن جعفرؑ نے آپؑ کا رشتہ مانگا تو حضرت علیؑ نے دو شرطوں پر عبداللہؑ کی بات قبول کی اور عبداللہؑ نے بھی ان دو شرطوں کو قبول کرلیا۔

پہلی شرط یہ تھی کہ اپنے بھائی حسینؑ کو دیکھنے کے لیے زینبؑ جب چاہیں گھر سے باہر آسکتی ہیں اور دوسری یہ اگر زینبؑ حسینؑ کے ساتھ سفر پر جانا چاہیں تو عبداللہؑ منع نہیں کریں گے۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 54 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسة القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

عصرِ عاشور امام حسینؑ اور بی بی زینبؑ کے مابین گفتگو

امام حسینؑ نے بی بی زینبؑ سے فرمایا: جو صبر کرتا ہے خدا سے عظیم ثواب پاتا ہے تم بھی صبر کرو تاکہ ایسا ثواب پاسکو۔ بی بی زینبؑ نے امام حسینؑ سے فرمایا اے بھائی آپؑ اطمینان رکھیں اس کے بعد مجھے ویسا ہی پائیں گے جیسا کہ آپؑ چاہتے ہیں۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 83 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

عصرِ عاشور امام سجادؑ کا جذبہ شہادت

عصرِ عاشور سید سجادؑ نے امام حسینؑ سے گفتگو کی ، آپؑ کو معلوم ہوگیا کہ سارے انصار اور بنی ہاشمؑ شہید ہو چکے ہیں امام سجادؑ نے شدید گریہ کیا اور بی بی زینبؑ سے کہا پھوپھی جان میرا عصا اور تلوار مجھے دیدیں تا کہ میں دشمن سے جنگ کر سکوں۔

کربلا کی شیر دل خاتون سیدہ زینبؑ نے انہیں سینے سے لگالیا اور فرمایا : بیٹا ! تم پر جہاد واجب نہیں ہے۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 147 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

عصرِ عاشور امام سجادؑ علیہ السلام کا جذبہ شہادت

امام حسینؑ کا استغاثہ سن کر اہلِ حرم میں گریہ کی آواز بلند ہو گئی امام زین العابدینؑ اس دوران سخت بیمار تھے ، آپؑ میں تلوار اٹھانے کی بھی طاقت نہیں تھی اور بغیر عصا کے سہارے کے اٹھ نہیں سکتے تھے لیکن امامؑ کا استغاثہ سن کر آپؑ تلوار کا سہارا لیتے ہوئے خیمے سے باہر آئے تا کہ امام حسینؑ کی نصرت اور مدد کر سکیں۔ امام حسینؑ نے جب یہ دیکھا کہ سید سجادؑ خیمے سے باہر آرہے ہیں بی بی زینبؑ کو آواز دی کہ ان کی حفاظت کریں تا کہ دنیا نسل آلِ محمدؐ سے خالی نہ ہو جائے بی بی زینبؑ نے امام حسینؑ کا حکم سن کر انہیں خیمے واپس لوٹایا۔ اس دوران امام زین العابدینؑ نے بی بی زینبؑ سے کہا: پھوپھی ! مجھے چھوڑ دیجئے تا کہ میں فرزندِ رسول اکرمؐ کی رکاب میں جہاد کروں۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 146 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
Presented by: https://jafrilibrary.com
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

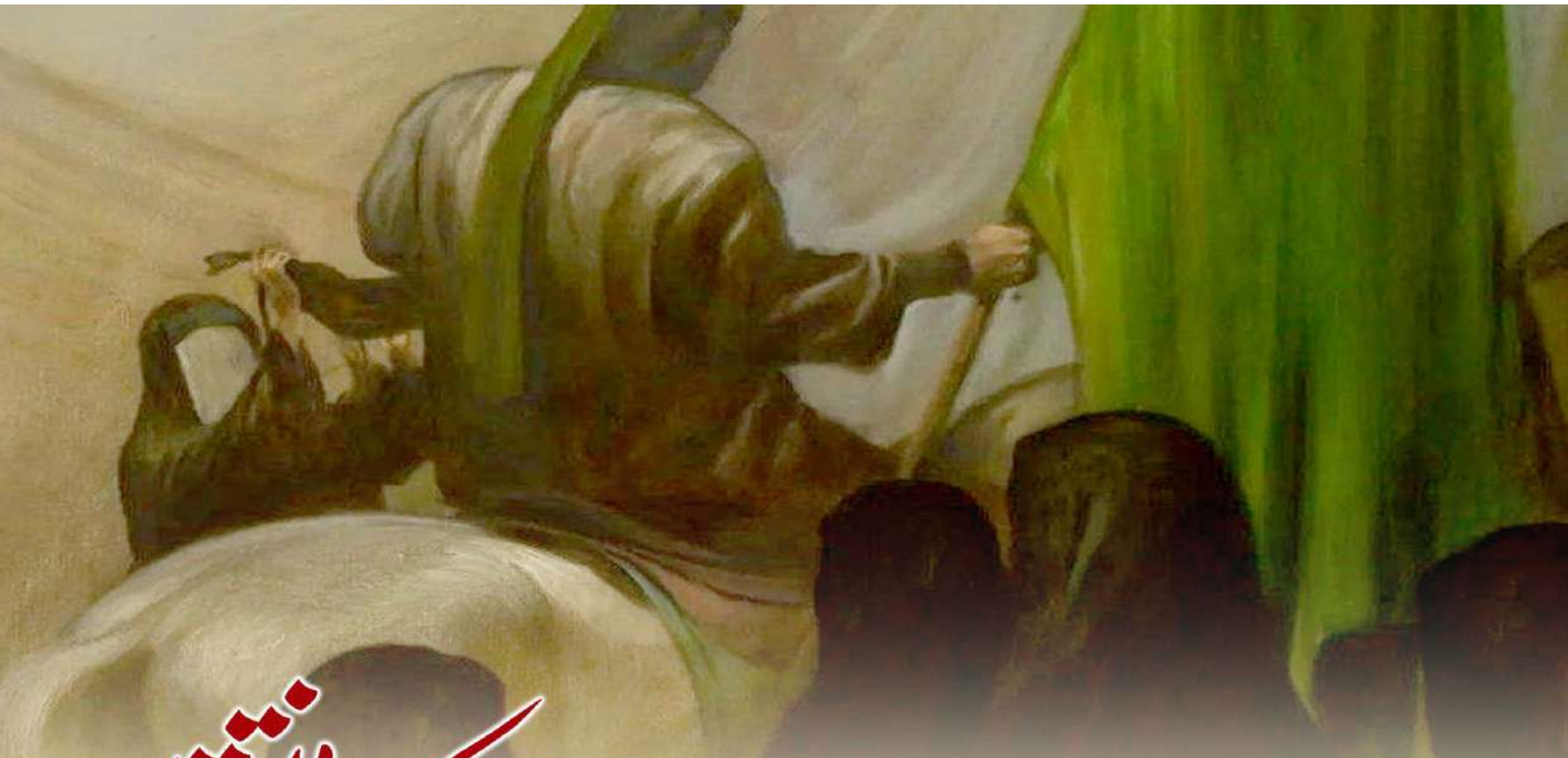

عصرِ عاشور امرِ امامت کی منتقلی

آخری رخصت کے وقت امام حسینؑ نے

اہلِ حرم سے فرمایا:

میرا یہ بیٹا سید سجادؑ تم لوگوں پر میرا جانشین ہے

اور یہ امامؑ ہے، اس کی اطاعت واجب ہے۔

کتاب: مسافرہ شام، مصنف: علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی، ص: 147۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

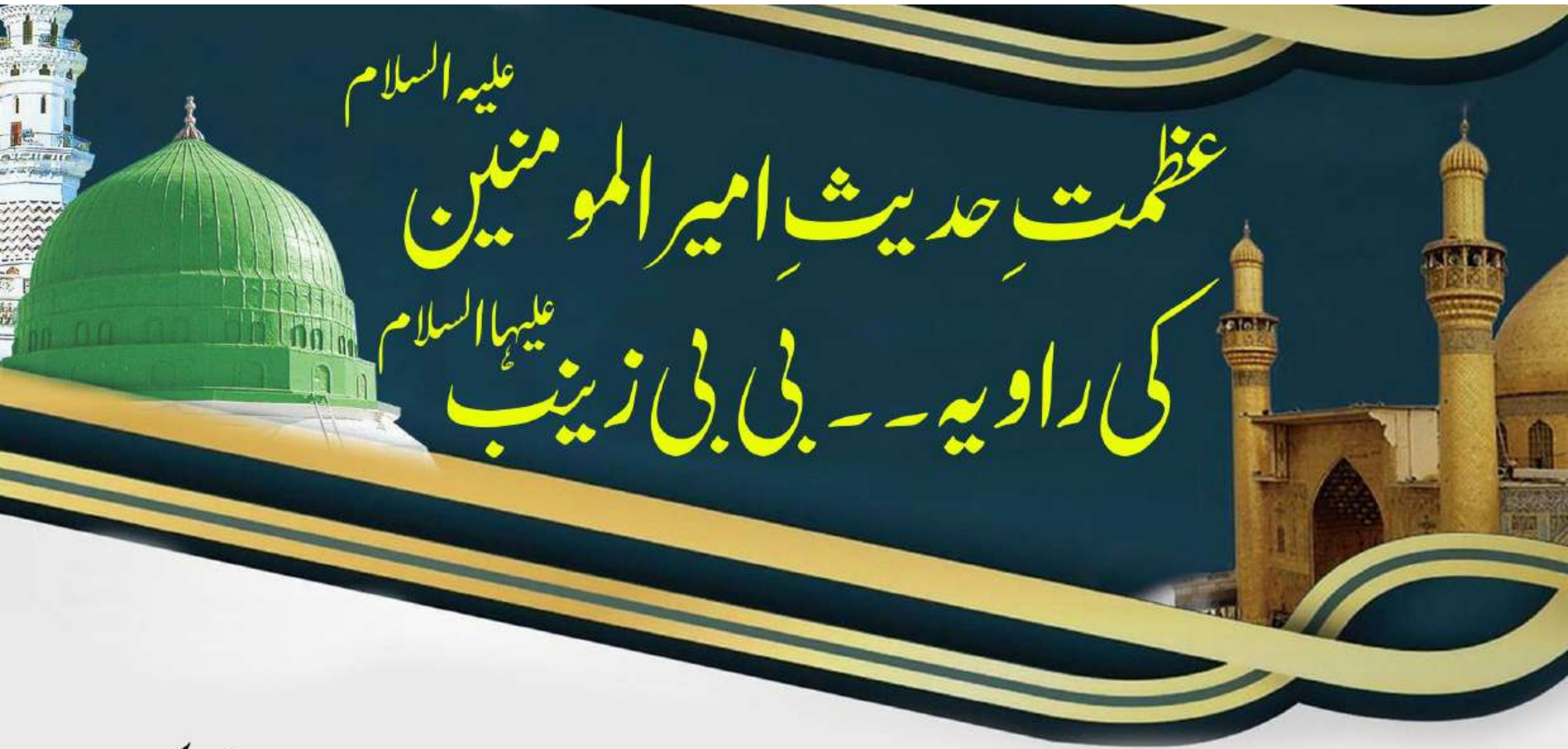

بی بی زینبؑ نے فرمایا: ایک دن میں رسول اکرمؐ کی خدمت میں گئی، حضرت عائشہ بھی وہاں پر موجود تھیں میں نے دیکھا پیغمبر اکرمؐ نے حضرت علیؑ کی طرف رخ کیا اور اشارہ کرکے فرمایا

یہ وہ ہے جس نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا اور قیامت میں مجھ سے سب سے پہلے ملاقات کرنے والا بھی یہی ہے اور میری رحلت کے بعد مجھے سب سے آخر میں وداع کرنے والا ہے۔

کتاب: مسافرہ شام، مصنف: علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی، ص: 103۔

00923332136992 www.facebook.com/madrasatulqaaim

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قبرِ حسینؑ پر حضرت زینبؑ کا حضرت سکینہؑ سے اظہارِ جدائی

اہل بیتؑ جب روزِ اربعین کربلا میں وارد ہوئے تو بی بی زینبؑ نے امام حسینؑ کی قبر کے پاس بیٹھ کر بین کیئے آپؑ نے فرمایا: اے بھائی! تم نے جن بچوں کی سرپرستی سونپی تھی، میں ان امانتوں کو اپنے ساتھ لے آئی ہوں سوائے تمہاری بیٹی رقیہؑ کے جسے ہم شام کے قیدخانے میں دفن کر آئے ہیں۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 222 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قبرِ فاطمہ علیہا السلام، بی بی زینب علیہا السلام اور امام حسین علیہ السلام کا خون بھرا کُرتا

روایت ہے کہ جب بی بی زینبؑ اپنی والدہ کی قبر پر گئیں
تو وہاں اس قدر گریہ ہوا کہ گویا قیامت آگئی ہو۔
آپؑ نے اپنی والدہ کو مخاطب کرکے اس قدر گریہ کیا کہ
بے ہوش ہوکر زمین پر گر گئیں، جب آپؑ کو ہوش آیا تو
آپؑ کہہ رہی تھیں اماں! مجھے اس قدر تازیانے مارے گئے
کہ میرا بدن زخمی ہوگیا، میں آپؑ کے لیے حسینؑ کا
خون بھرا کُرتا لے کر آئی ہوں۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 228 ۔

00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قید خانے میں بھی پانی اور غذا کی قلّت

امام زین العابدینؑ فرماتے ہیں

جب ہمیں شام کے قید خانے میں قید کر دیا گیا وہاں بھی ہم پر ہر طرح کی مصیبتیں روا رکھی گئیں، اشقیاء اہل بیتؑ کو کافی غذا نہیں دیتے تھے جس کی وجہ سے بچے بھوکے رہتے اور وہ ہمیشہ بی بی زینبؑ سے روٹی اور پانی کا مطالبہ کیا کرتے تھے، یہاں تک کہ شام کی عورتیں اہل بیتؑ کے بچوں کے لیے کھانا لے کر آتی تھیں۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 218 ۔

00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قید خانے کی موسمی اذیّت

شیخ صدوقؒ لکھتے ہیں: یزید نے حکم دیا کہ اہل بیتؑ کو قید کر دیا جائے، انہیں ایسی جگہ قید کیا گیا جہاں دن کو دھوپ پڑتی اور رات کو اوس جس کی وجہ سے اہل بیتؑ کے چہروں کی جلد پھٹ گئی تھی۔

کتاب: مسافرہ شام، مصنف: علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی، ص: 218۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.) مدرسۃ القائم
00923332136992 www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کربلا ساتھ نہ جانے پر حضرت عبداللہ پر اعتراض کا ایک جواب

جنّت البقیع میں حضرت عبد اللہ کی شکستہ قبر

خدا اور اہل بیتؑ کے نزدیک عبداللہ کو عظیم مقام حاصل تھا آپؑ کبھی کوئی ایسا کام نہیں کرتے جو حضرت علیؑ یا حسنینؑ کی ناراضگی کا سبب ہوتا، کربلا میں آپؑ کا نہ ہونا شاید بعض مصلحتوں کی بنا پر تھا، ان میں ایک مصلحت، اہل بیتؑ عصمت و طہارت کے اہداف کا نفاذ تھا۔ اگر عبداللہؑ بلا عذر اور امام حسینؑ کے بغیر مشورے کے کربلا سے دور رہتے تو یقیناً جناب زینبؑ اس بات پر اعتراض کرتیں جب کہ کسی کو اس بات میں شک نہیں کہ کربلا سے لوٹنے کے بعد حضرت زینبؑ نے عبداللہؑ کے ساتھ زندگی گزاری اور کبھی ان پر اعتراض نہیں کیا۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 52 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
00923332136992 www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کربلا میں آلِ امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام

روایات بتاتی ہیں کہ امام حسنؑ کے سات بیٹے کربلا میں تھے۔ ان میں سے چھ شہید ہو گئے

ان کے نام یہ ہیں

احمد ، ابوبکر ، قاسم ، عبداللہ اکبر ، عبداللہ اصغر بشیر بن حسنؑ اور ساتویں بیٹے حسن مثنیٰ تھے جو امام حسینؑ کے داماد تھے۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 140 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کمسن عبد اللہ بن امام حسن علیہ السلام کی پُر درد شہادت

عبد اللہ بن حسنؑ نے جب امام حسینؑ کی آواز استغاثہ سنی تو بے اختیار خیمے سے باہر آئے اور اپنے چچا کی جانب دوڑ پڑے ، امامؑ نے یہ دیکھ کر بی بی زینبؑ سے فرمایا: اس بچے کو واپس بلا لو لیکن عبداللہ بن حسنؑ میدان میں پہنچ چکے تھے ، عبداللہ نے دیکھا کہ ایک شخص امام حسینؑ پر تلوار کا وار کرنا چاہتا ہے ، عبداللہ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے تلوار کا وار روک لیا اور امامؑ کے سینہ سپر ہوگئے ، تلوار کے وار سے عبداللہ کے دونوں ہاتھ قلم ہوگئے ، امام حسینؑ نے عبداللہ کو سینے سے لگالیا اس وقت ایک تیر آیا اور عبداللہ کے گلے پر لگا، جس سے ان کی شہادت ہوئی ، عبداللہ نے اپنے چچا کی آغوشِ امامت میں شہادت پائی۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 140 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

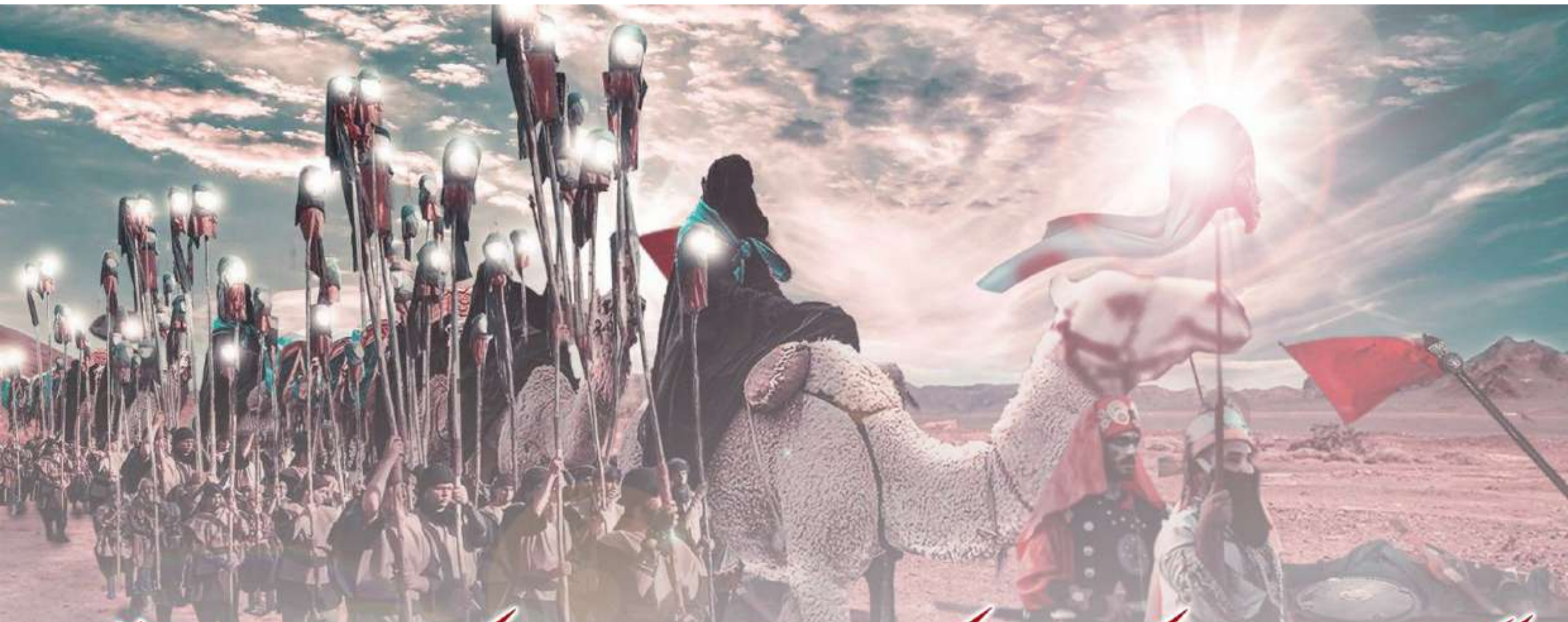

گیارہ محرم کو اسیر کربلا چھوڑنے کو تیار نہ تھے

اہل بیتؑ کو قیدی بنا کر کوفہ لے جانے کے لیے
دشمن بڑے بے تاب تھے اور انہیں اسیروں کی صورت میں
ابن زیاد کے پاس لے جانا چاہتے تھے، لیکن اہل بیتؑ شہداء
کی لاشوں سے جدا نہیں ہونا چاہتے تھے۔ زجر بن قیس جو
نہایت شقی شخص تھا، اہل بیتؑ سے چیخ چیخ کر چلنے کے لیے
کہہ رہا تھا انہیں تازیانے سے اذیت پہنچا رہا تھا۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 166 ۔

00923332136992 www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

گیارہ محرم کو بی بی زینب علیہا السلام کے بین کے وقت انسان و حیوان سب رو رہے تھے

یہ ایسا دردناک منظر تھا اور سب لوگ رو رہے تھے

روایت ہے: اس وقت خدا کی قسم ہر اپنا اور بیگانہ (دشمن) رو پڑا تھا۔

یہاں تک کہ میں نے دیکھا گھوڑوں کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے جو زمین پر گر رہے تھے۔

کتاب: مسافرہ شام، مصنف: علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی، ص: 162۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

لاشہ اکبرؑ پر بی بی زینبؑ کے بین

مقتل ابی مخنف میں نقل ہے کہ بی بی زینبؑ، علی اکبرؑ کی لاش پر اس طرح بین کر رہی تھیں۔

اے بیٹا! اے خون میں نہائے ہوئے شہید! ہائے غریب الوطنی کاش مجھے یہ دن دیکھنے کو نہ ملتا۔

یہ کہہ کر بی بی زینبؑ آگے بڑھیں اور علی اکبرؑ کی لاش کو سینے سے لگا لیا، اس وقت امام حسینؑ بھی میدان میں علی اکبرؑ کی لاش پر پہنچ گئے اور پہلے بی بی زینبؑ کو خیمے میں پہنچایا۔

كتاب: مسافرہ شام، مصنف: علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی، ص: 137۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

لاشہ اکبر علیہ السلام پر بی بی زینب علیہا السلام کے بین

حمید بن مسلم کہتا ہے کہ میں نے ایک خاتون کو
دیکھا جو تیزی سے علی اکبرؑ کی لاش کی طرف جارہی تھیں
اور یہ بین کر رہی تھیں
اے میرے حبیب ! اے میرے جگر کے ٹکڑے
اے میری آنکھوں کے نور۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 137 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.) مدرسۃ القائم
00923332136992 www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

لاشہ اکبرؑ پر پہنچنے میں بی بی زینبؑ کی سبقت

روایت ہے کہ بی بی زینبؑ علی اکبرؑ کی لاش پر امام حسینؑ سے پہلے پہنچیں۔ کیونکہ آپؑ جانتی تھیں کہ امام حسینؑ علی اکبرؑ کو کتنا چاہتے تھے اور علی اکبرؑ کو شہید دیکھ کر آپؑ کو شدید صدمہ پہنچ سکتا ہے، اسی بنا پر بی بی زینبؑ نے امام حسینؑ کو اکیلا نہیں چھوڑا، امام حسینؑ نے جب بی بی زینبؑ کو میدان میں دیکھا تو آپؑ نے پہلے انہیں خیمے پہنچایا۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 136 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

لاشۂ حسین علیہ السلام پر بی بی زینب علیہا السلام کا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکوہ

اے جدِ بزرگوار ! یہ تمہارا حسینؑ ہے جس کا سر پسِ گردن سے کاٹا گیا، جس کا عمامہ اور ردا چھین لی گئی ، میرے والد فدا ہوں اس پر جو شدید غم اور داغ اٹھانے کے بعد شہید ہوا۔ میرے والد فدا ہوں اِس تشنہ کام پر جو پیاسہ شہید ہوا میرے والد فدا ہوں اس پر جس کے محاسن مبارک سے خون کے قطرے ٹپک رہے تھے۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 161 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

لاشہ حسین علیہ السلام پر بی بی زینب علیہا السلام کا ماں فاطمہ علیہا السلام سے شکوہ

روایت ہے کہ بی بی زینبؑ نے کربلا کی طرف رخ کیا اور اپنی والدہ کو مخاطب کر کے کہا: اے داغدیدہ ماں! اے پیغمبر اکرمؐ کی بیٹی صحرائے کربلا کی طرف دیکھو اپنے بیٹے حسینؑ کو بے سر کے دیکھو اور اپنی بیٹیوں کو دیکھو، ان کے خیموں کو جلا دیا گیا، انہیں تازیانوں سے مارا گیا، ان کے کپڑے اور گوشوارے چھین لیے گئے، اے مادر یہ تمہارا حسینؑ ہے جو خون میں غرق ہے، انہیں تشنہ لب کربلا میں شہید کر دیا گیا اور ان کی لاش کو گھوڑوں کی ٹاپوں تلے پامال کر دیا گیا، یہ کہہ کر بی بی زینبؑ نے اس قدر گریہ کیا کہ انہیں دیکھ کر دوست، دشمن سب رونے لگے۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 163 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

لاشۂ حسین علیہ السلام سے وداع کے وقت بی بی زینب علیہا السلام کے آخری جملات

اے بھائی ! اے عزیز ! تمہیں خدا کے سپرد کر کے جارہی ہوں تمہاری اور میری یہ جدائی اور فراق ملامت کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہمیں زبردستی لے جایا جارہا ہے۔ اے بھائی ! جد بزرگوار، باباؑ اور اماںؑ کو ہمارا اسلام پہنچانا اور انہیں بتانا کہ بد سیرتوں نے ہمارے ساتھ کیا برا سلوک کیا ہے۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 167 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ماں کے جنازے پر حضرت زینبؑ کے بین

حضرت علیؑ نے بی بی فاطمہؑ کو رات میں کفن پہنایا اور آواز دی اے زینبؑ ! اے کلثومؑ ! اے حسنؑ ! اے حسینؑ ! اے فضہؑ آؤ اور اپنی والدہ کا آخری دیدار کرلو ، زینبؑ جو اس وقت بھی مکمل اسلامی پردے میں تھیں اپنے والد کی طرف جاتی ہیں ، اس وقت آپؑ کو رسول اکرمؐ کی یاد آجاتی ہے ۔ آپؑ انہیں مخاطب کرکے جانکاہ انداز میں کہتی ہیں : اے رسول اکرمؐ دراصل آج ہم نے آپؑ کو کھو دیا ہے۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 37 ـ

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

مدینے سے روانگی کے وقت بی بی زینب علیہا السلام کی ابن عباس سے گفتگو

بعض روایات کے مطابق عبداللہ ابن عباس نے امام حسینؑ سے کہا
آپؑ فرمارہے ہیں کہ آپؑ نے خواب میں رسول اکرمؐ کو دیکھا ہے
جنہوں نے آپؑ کو اس سفر پر جانے کا حکم دیا ہے لیکن ان عورتوں کو
اپنے ساتھ لے جانے کے کیا معنی ہیں؟ بی بی زینبؑ نے جو محمل میں
تشریف رکھتی تھیں اور عراق کی طرف کوچ کے لیے آمادہ تھیں
ابن عباس کی بات سنی تو انہیں مخاطب کرکے فرمایا

اے ابن عباس ! تم ہمارے سید و سردار کو مشورہ دے رہے ہو کہ
ہمیں یہاں چھوڑ کر خود تنہا سفر پر چلے جائیں ، خدا کی قسم یہ کبھی نہیں
ہوسکتا بلکہ ہم ان کے ساتھ جائیں گے اور ان کے ساتھ مریں گے
کیا زمانے نے ہمارے لیے ان کے علاوہ کسی کو باقی چھوڑا ہے ؟

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 118 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
00923332136992 www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

مدینے واپسی پر بی بی رقیہ علیہا السلام کی یاد

ایک دن بی بی زینبؑ رقیہؑ کو یاد کرکے فرماتی ہیں زندانِ شام میں رقیہؑ کی شہادت نے میری کمر توڑ دی اور اس مصیبت میں میرے بال سفید ہوگئے ، مدینہ کی عورتوں نے جب یہ سنا تو انہوں نے رقیہؑ کے مصائب پر بہت گریہ کیا۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 228 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

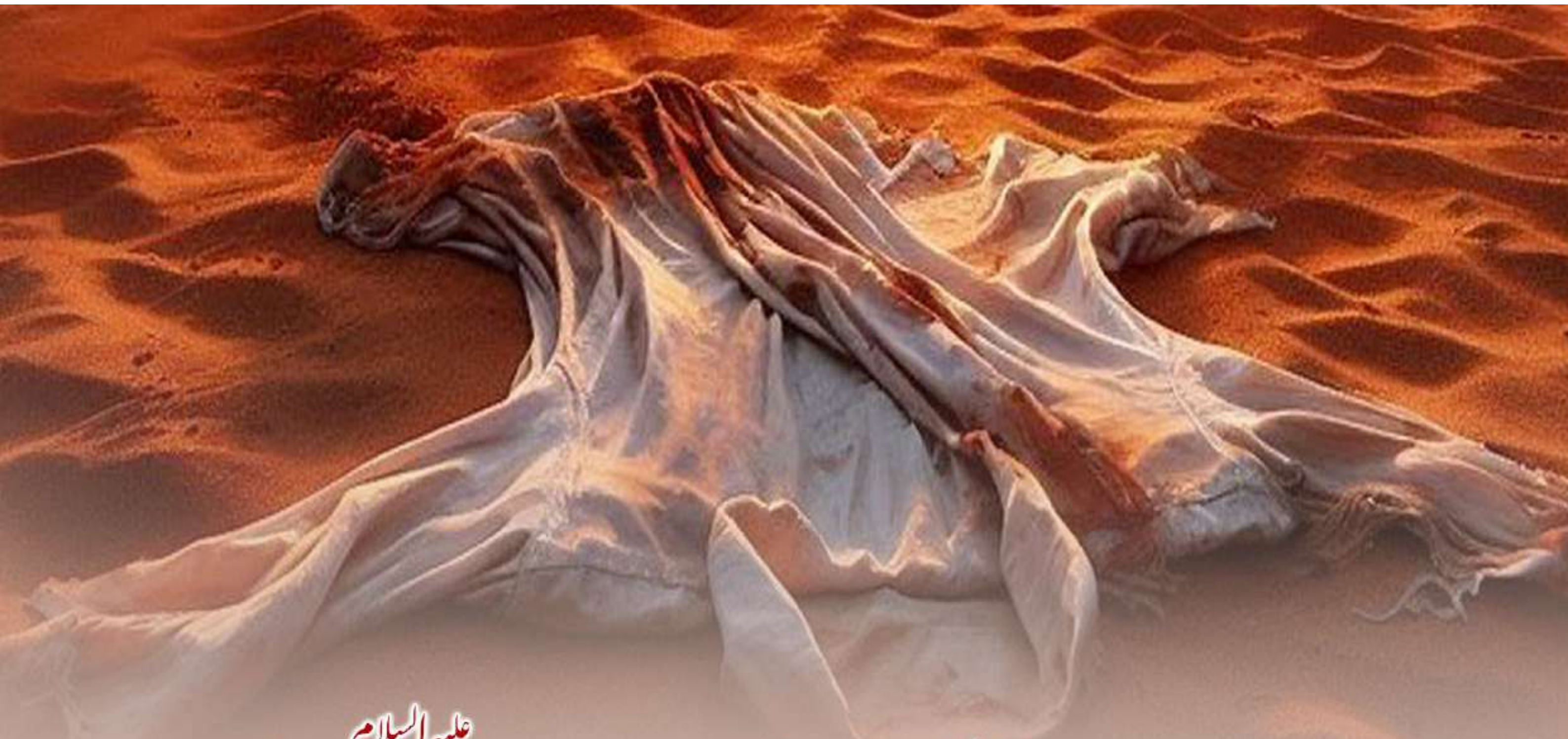

مدینے واپسی پر بی بی زینب علیہا السلام کا اہلِ مدینہ کو امام حسین علیہ السلام کا کُرتا دکھانا

سید ابن طاؤسؒ کی روایت کے مطابق امام حسینؑ کے کُرتے میں سو سے زیادہ نیزوں، تیروں اور تلواروں کے سوراخ تھے۔

بی بی زینبؑ نے اہل مدینہ کو مخاطب کرکے فرمایا:

تم لوگ کربلا میں نہ تھے جو دیکھتے کہ میرے بھائی کو کس طرح شہید کردیا گیا، اس لباس میں سوراخ دیکھ رہے ہو یہ دشمنوں کی تلواروں، نیزوں اور تیروں کے نشانات ہیں۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 228 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

مدینے واپسی پر بی بی زینبؑ علیہا السلام کے پُر درد اشعار

بی بی زینبؑ کو جب مدینہ کی دیواریں نظر آئیں تو آپؑ نے یہ اشعار پڑھے جس میں آپؑ نے کربلا کے جانگداز واقعات کی طرف اشارہ کیا ہے، جن میں سے چند کا ترجمہ یہ ہے۔

" اے مدینہ ! جب ہم تجھ سے رخصت ہوئے تھے
تو ہمارے والی و وارث ہمارے ساتھ تھے لیکن
اب جب لوٹ کے آئے ہیں تو ہمارے ساتھ
نہ ہمارے مرد ہیں نہ لڑکے اور نہ انصار "

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 223 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

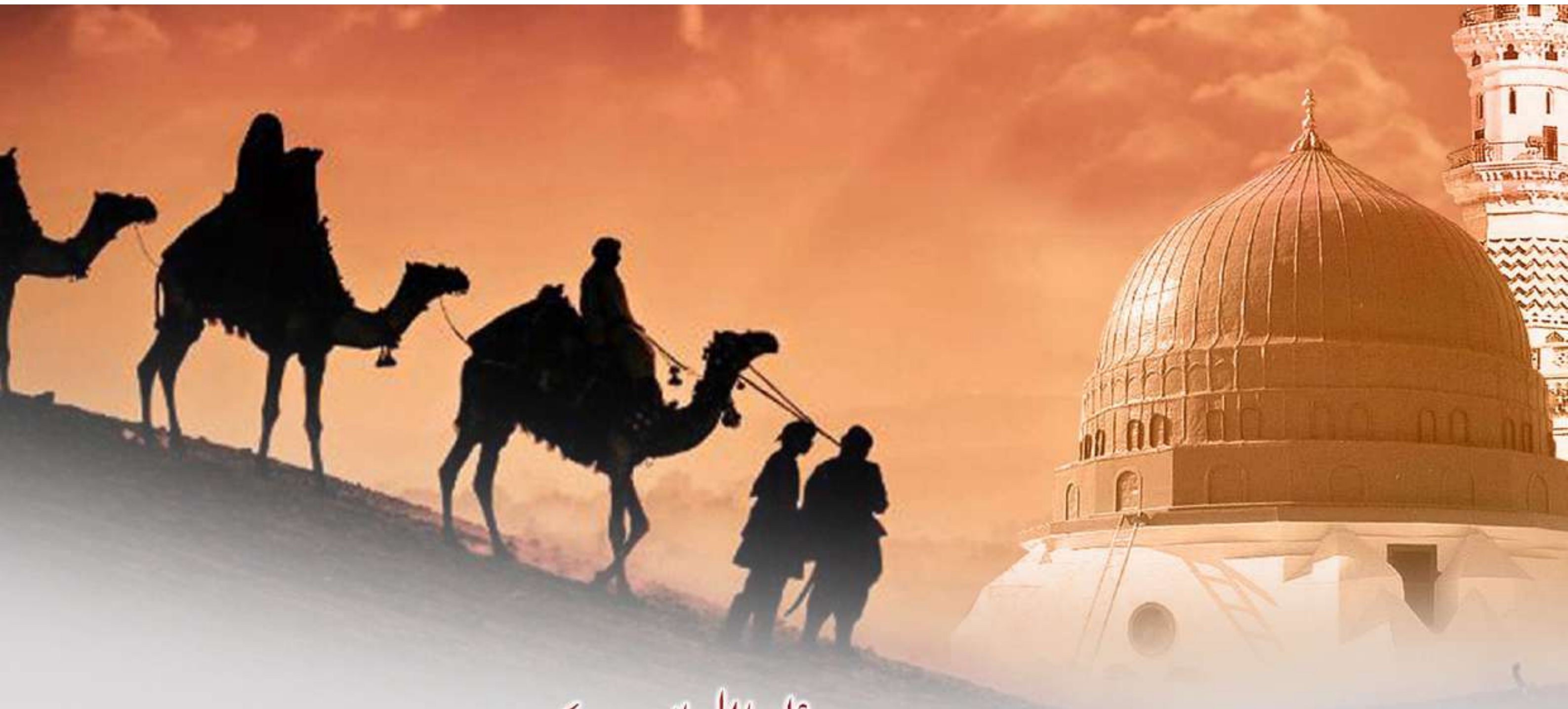

مدینے واپسی پر بی بی زینب علیہا السلام کے پُردرد اشعار

بی بی زینبؑ کو جب مدینہ کی دیواریں نظر آئیں تو آپؑ نے یہ اشعار پڑھے جس میں آپؑ نے کربلا کے جانگداز واقعات کی طرف اشارہ کیا ہے، جن میں سے چند کا ترجمہ یہ ہے۔

"اے جد بزرگوار! ان لوگوں نے ہماری عورتوں کی پاکیزگی وطہارت کی پرواہ نہیں کی (ان کی چادریں چھینی، انہیں ننگے سر پھرایا) اور زبردستی بے کجاوہ اونٹوں پر سوار کیا"

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 223 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسة القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

مدینے واپسی پر بی بی زینب علیہا السلام کے پُر درد اشعار

بی بی زینبؑ کو جب مدینہ کی دیواریں نظر آئیں تو آپؑ نے یہ اشعار پڑھے جس میں آپؑ نے کربلا کے جانگداز واقعات کی طرف اشارہ کیا ہے، جن میں سے چند کا ترجمہ یہ ہے۔

"اے مدینہ! ہماری طرف سے رسول اکرمؐ کو بتا دینا کہ ہم اپنے بابا کو کھونے کی مصیبت میں دردمند اور غمگیں ہیں"

"اے جد بزرگوار! حسینؑ قتل کر دیئے گئے اور لوگوں نے ہمارے ساتھ پیش آتے ہوئے خدا کو نظر میں نہیں رکھا"

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 223 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

مدینے واپسی پر بی بی زینب علیہا السلام و بی بی ام البنین علیہا السلام کی ملاقات

مدینہ آنے کے بعد بی بی زینبؑ کی حضرت عباسؑ کی والدہ جناب ام البنینؑ سے روضہ رسول اکرمؐ میں ملاقات ہوئی بی بی ام البنینؑ نے پوچھا: اے امیرالمومنینؑ کی بیٹی میرے بیٹوں کی کیا خبر ہے؟ بی بی زینبؑ نے فرمایا: سب شہید ہوگئے ام البنینؑ نے پوچھا: سب کی جان حسینؑ پر فدا ہو، بتاؤ حسینؑ کی کیا خبر ہے؟ بی بی زینبؑ نے فرمایا: حسینؑ کو تشنہ لب شہید کردیا گیا۔ بی بی ام البنینؑ نے جب یہ سنا تو دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پیٹ لیا اور بلند آواز میں واحسیناہ کہتی جاتی تھیں۔

کتاب: مسافرہ شام، مصنف: علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی، ص: 227۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

مصائبِ حضرت عباس علیہ السلام

جب بی بی زینبؑ نے دیکھا کہ امام حسینؑ نہر علقمہ سے تنہا واپس آرہے ہیں تو آپؑ نے اہل حرم کے ساتھ بین کرنے شروع کیے ہائے بھائی ! ہائے عباسؑ ! ہائے بھائی ! اب تمہاری جگہ خالی ہے بی بی زینبؑ نے امام حسینؑ سے پوچھا: اپنے ساتھ بھائی عباسؑ کو کیوں نہیں لائے ؟ امامؑ نے فرمایا: میں عباسؑ کو کیسے لاتا ان کے بدن کے اتنے ٹکڑے ہوگئے تھے کہ میں انہیں نہیں لا پایا۔ بی بی زینبؑ امامؑ کا یہ جملہ دہراتی تھیں اور روتی تھیں ، امام حسینؑ نے ان کا بین سن کر فرمایا: میرے بھائی کی شہادت سے میری کمر ٹوٹ گئی۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 138 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

مفسرۂ قرآن۔۔۔بی بی زینبؑ

ایک روایت میں ہے کہ آپؑ عورتوں کو تفسیر قرآن پڑھایا کرتی تھیں ایک دن حضرت علیؑ نے سنا کہ آپؑ کھیعص (سورہ مریم کی حروف معطعات کی) تفسیر بیان کر رہی ہیں۔ درس کے بعد حضرت علیؑ نے بی بی زینبؑ سے کہا میری آنکھوں کا نور، میں نے سنا تم اس آیت کی تفسیر بیان کر رہی تھیں، بی بی زینبؑ نے کہا: جی بابا جان میری جان آپؑ پر فدا ہو۔ حضرت علیؑ نے فرمایا: اس کلمے کے حروف تم لوگوں پر وارد ہونے والے مصائب اور مصیبتوں کا رمزیہ بیان ہیں اس وقت آپؑ نے کربلا کے مصائب کا ذکر کیا، بی بی زینبؑ نے ان مصیبتوں دشواریوں اور پریشانیوں کا بیان سن کر گریہ کیا۔

کتاب: مسافرہ شام، مصنف: علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی، ص: 67 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
00923332136992 www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

مقتل کے لئے بوسیدہ پیراہن کا انتخاب

روایت میں ہے کہ امام حسینؑ نے بچوں اور عورتوں کو جمع کیا اور انہیں صبر و استقامت کی وصیّت اور نصیحت کی اور بی بی زینبؑ سے فرمایا :

بہن ! مجھے ایک پرانا لباس دیدو تاکہ اسے پہن لوں اور دشمن اس کی طرف متوجہ نہ ہوں ، آخر کار ایک پرانا لباس لایا گیا ، امام حسینؑ نے اسے جگہ جگہ سے پھاڑ کر پہنا۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 147 ۔

00923332136992 www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

مناجاتِ حضرت زینب کبریٰؑ

پروردگارا! ہمارا حق (ظالموں سے) ہم تک پہنچا اور ہم پر جنھوں نے ظلم کیا ان سے ہمارا انتقام لے اور اپنا غضب ان پر نازل کر جنھوں نے ہمارا خون بہایا اور ہمارے وارثوں کو قتل کیا۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 74 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

مولا علیؑ کی فصاحت کی وارث۔۔۔بی بی زینبؑ

اس زمانے کی ایک مشہور شخصیت بشیر بن خزیم اسدی حضرت زینبؑ کے بارے میں کہتے ہیں خدا کی قسم میں نے بی بی زینبؑ سے بڑھ کر کوئی شرم و حیا والی خطیب عورت نہیں دیکھی گویا وہ حضرت علیؑ کی زبان سے بات کر رہی تھیں اور تقریر کرنا ان سے سیکھا تھا۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 66 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

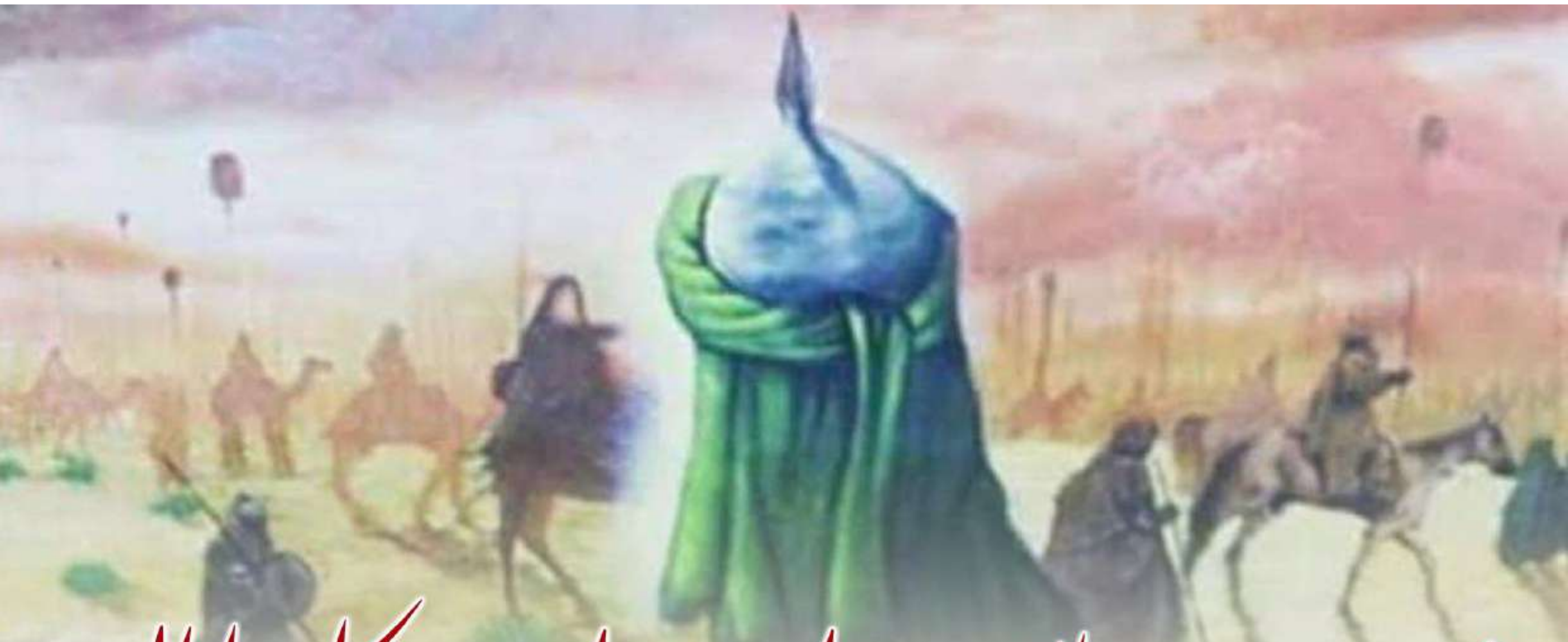

نیزے پر تلاوت اور ہدایت کا سامان

منزل حران میں امام حسینؑ کا نیزہ پر قرآن پڑھنا اور بی بی زینبؑ کے اشعار سن کر ایک یہودی جس کا نام یحییٰ تھا وہ اسلام لے آیا اور اس نے لشکرِ یزید پر حملہ کر دیا، دشمن کے پانچ افراد کو واصلِ جہنم کرنے کے بعد دشمن کے ہاتھوں شہید ہو گیا دروازہ حران کے پاس ایک محبّ اہل بیتؑ کا مقبرہ ہے۔

خاندانِ عصمت و رسالت کے پروانوں اور عاشقوں کی زیارت گاہ ہے۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 195 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہند اور یزید کی مذمّت

ہند یزید کی بیویوں میں سے ایک تھی ، ہند بی بی زینبؑ سے ملاقات کرنے جاتی ہے اور آپؑ کی جانگداز گفتگو کا اس پر ایسا اثر ہوتا ہے کہ پتھر اٹھا کر اپنے سر پر مار لیتی ہے اور بے ہوش ہو جاتی ہے ، جب ہوش میں آتی ہے تو مضطرب یزید کے پاس جاتی ہے اور حسینؑ و آل حسینؑ پر گریہ و زاری کرتی ہے اور یزید کی مذمّت کرتی ہے۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 219 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.) مدرسۃ القائم

00923332136992 www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ورودِ کوفہ اور بی بی زینب علیہا السلام کی سرزنش

کوفہ میں اہل بیتؑ کے وارد ہونے کا منظر اس قدر دردانگیز اور رقت آور تھا کہ دشمنوں کی فتح کے جشن کے سامان پر پانی پھر گیا اور عوام گریہ کرنے لگے ، عوام اہل بیتؑ رسول اکرمؐ کے حق میں کوتاہی اور ان کے مصائب پر رو رہے تھے ۔ اس وقت بی بی زینبؑ نے کجاوے سے باہر سر نکالا اور اہل کوفہ سے خطاب کرکے کہا چپ ہوجاؤ اے اہل کوفہ ! تمہارے مرد ہمیں قتل کرتے ہیں اور تمہاری عورتیں ہم پر آنسو بہاتی ہیں ، خدا روزِ قیامت ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 170 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
00923332136992 www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

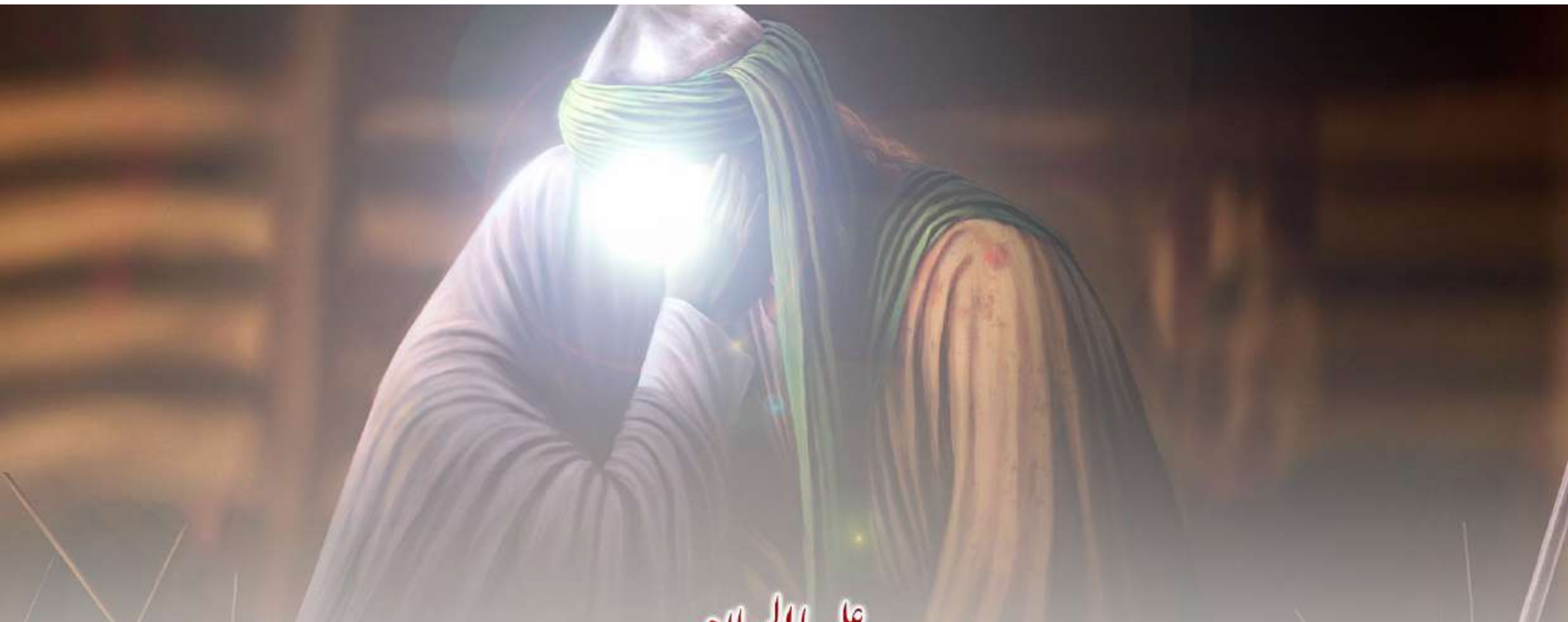

وقتِ رخصت، ماں فاطمہ علیہا السلام کی وصیّت پر عمل

حضرت فاطمہؑ نے بی بی زینبؑ سے وصیّت کی تھی کہ ایک دن آئے گا کہ میرا بیٹا میدانِ جنگ کے لیے روانہ ہوگا، اس وقت میں نہ رہوں گی تم میری نیابت میں حسینؑ کا گلا چوم لینا اور میدانِ جنگ میں روانہ کرنا۔ بی بی زینبؑ نے امام حسینؑ کو آواز دی اور کہا: ماں جائے ذرا رک جاؤ تاکہ میں اپنی ماں کی وصیّت پر عمل کرلوں، امامؑ رک جاتے ہیں، بی بی زینبؑ آگے بڑھتی ہیں اور امام حسینؑ کے گلے کا بوسہ لیتی ہیں اور خیمہ میں آجاتی ہیں۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 149 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یزید اور امام سجاد علیہ السلام کے درمیان مکالمہ

یزید نے امام زین العابدینؑ کی طرف دیکھا اور کہا تم نے حالات کو کیسا پایا؟ سید سجادؑ نے فرمایا: میں نے قضائے الٰہی کو دیکھا جو آسمان و زمین کی خلقت سے قبل مقدّر ہو چکی تھی۔ یزید نے کہا: اس خدا کی تعریف و شکر ہے کہ جس نے تمہارے باپؑ کو مارا، امام سجادؑ نے فرمایا خدا کی نفرین ہو اس پر جس نے میرے باپ کو قتل کیا۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)

مدرسۃ القائم

کتاب: مسافرہ شام، مصنف: علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی، ص: 204۔

00923332136992 www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

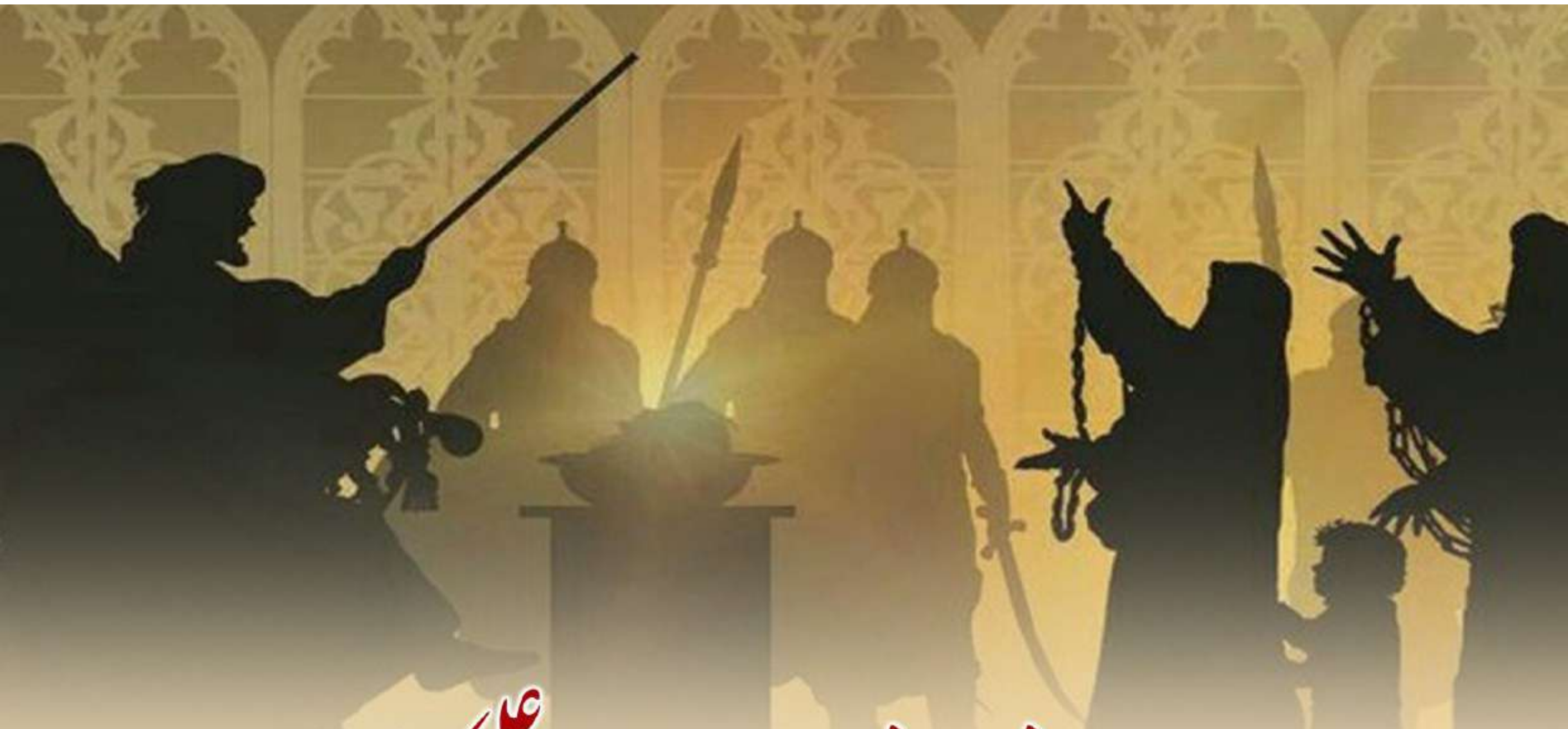

یزید سے بی بی زینبؑ کا خطاب

حضرت زینبؑ نے یزید کے دربار میں اس سے فرمایا
بہت جلد جس نے تجھے فریب دیا ہے اور عوام پر
مسلط کیا ہے (یعنی حاکم شام) سمجھ جائے گا
ظالموں کے لیے بہت سخت
اور دردناک عذاب ہے۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 74 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یزید کا چھڑی سے سرِ امام حسین علیہ السلام کی اہانت

یزید اپنی چھڑی سے امام حسینؑ کے لبوں اور دندانِ مبارک پر ضرب لگا رہا ہے، یہ دیکھ کر فاطمہؑ اور سکینہؑ کو شدید قلق ہوا ان دونوں نے بڑے دکھ بھرے لہجے میں بی بی زینبؑ سے کہا اے پھوپھی جان! یزید اپنی چھڑی بابا کے دانتوں پر مار رہا ہے

بی بی زینبؑ اٹھیں اور یزید سے مخاطب ہو کر بولیں

اے یزید تیرے ہاتھ شل ہو جائیں، کیا تو ایسے چہرے پر چھڑی مار رہا ہے کہ خدا کی بارگاہ میں جن کے سجدے سے طولانی ہوا کرتے تھے۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 204 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یزید کے سامنے بی بی زینبؑ کے خطبے سے اقتباس

ٹھہر ، یزید ! ٹھہر ، ایک دو سانسیں اور لے لے ، پھر دیکھنا کیا ہوتا ہے ؟ دراصل تو ربِّ ذوالجلال کے اس فیصلے کو بھلا بیٹھا ہے کہ ”کفر کی راہ اختیار کرنے والے یہ نہ گمان کریں کہ جو انہیں مہلت دی جاتی ہے ، وہ ان کے حق میں کوئی بہتری ہے ہم تو انہیں اس لیے ڈھیل دے رہے ہیں کہ یہ خوب جی بھر کر گناہ سمیٹ لیں ، اس کے بعد ان کے واسطے سخت ذلت آمیز سزا اور رسوا کرنے والا عذاب ہے“۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 211 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.) مدرسۃ القائم

00923332136992 www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

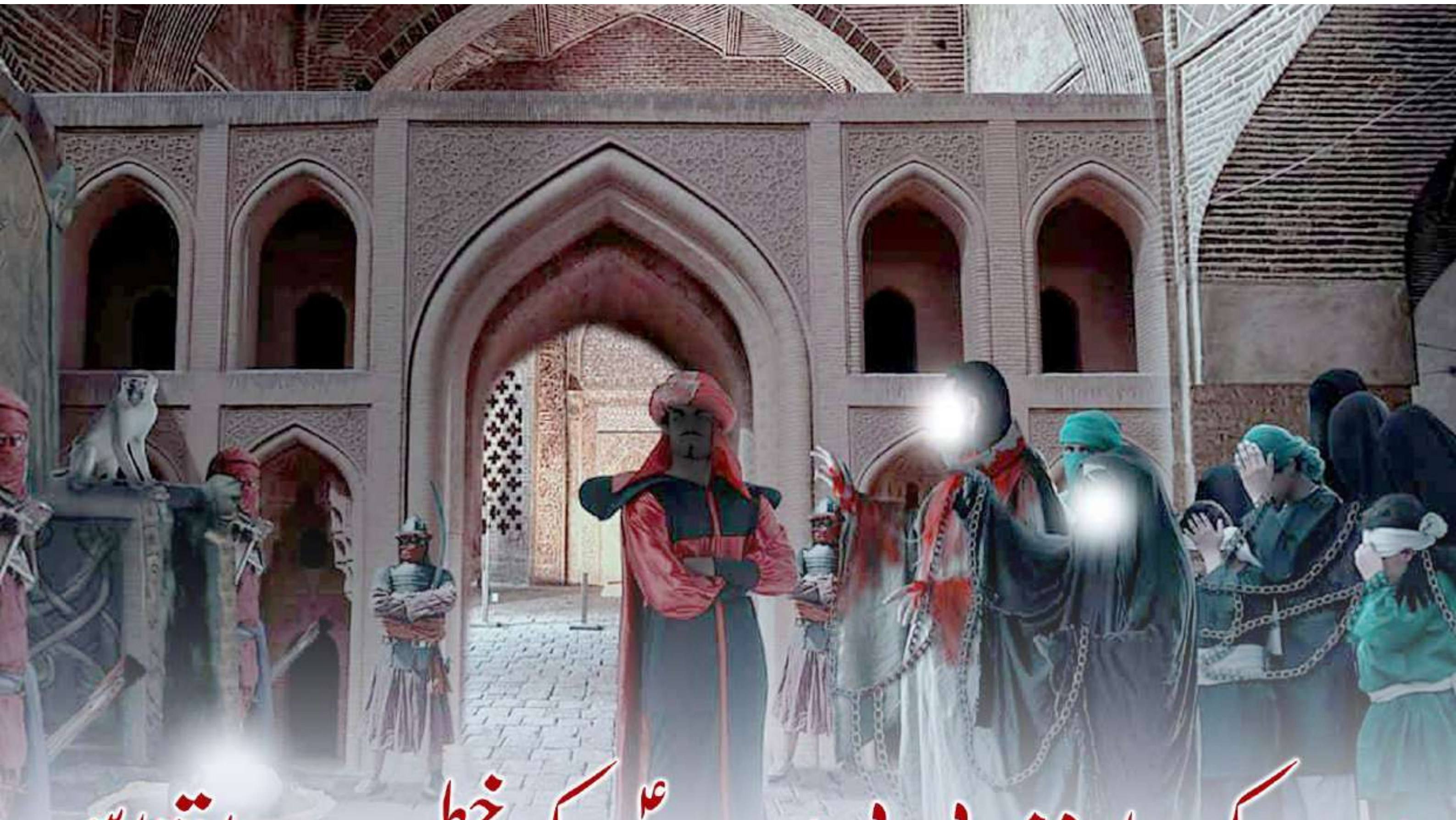

یزید کے سامنے بی بی زینبؑ کے خطبے سے اقتباس

اے، ہمارے آزاد کئے ہوؤں کے جائے
کیا یہی عدل ہے؟ اسی کو انصاف کہتے ہیں؟
کہ تیری تو عورتیں اور کنزیں تک پردے میں ہوں
اور نبیؐ زادیوں کی چادریں چھین کر انہیں بے پردہ سر برہنہ
ایک شہر سے دوسرے شہر، کشاں کشاں (کھینچتے ہوئے) لے جایا جائے۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 211 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
00923332136992 www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یزید کے سامنے بی بی زینبؑ کے خطبے سے اقتباس

ہاں ! یزید ! تو نے ہی ہمیں ان حالوں کو پہنچایا ہے ، ہم بے وارثوں کا قافلہ جس جگہ پہنچتا ہے ، جہاں سے کوچ کرتا ہے ، وہاں تماشائیوں کا ٹھٹھہ لگ جاتا ہے ، ہر قسم کے لوگ ، ہر طرح کے آدمی راہ راہ منزل منزل، جوق در جوق دور اور نزدیک سے ہمیں دیکھنے کے لیے جمع ہو جاتے ہیں۔ اس کارواں کا نہ کوئی ساتھی ہے نہ حمایتی نہ دوست نہ نگہبان ، ہاں ! مگر جس کا تعلق ہمارے بزرگوں کا کلیجہ چبانے والوں سے ہو اس سے کسی رو رعایت کی کیا توقع ہو سکتی ہے ؟ اور جس کا گوشت ، پوست ہمارے شہیدوں کے لہو سے اُگا ہو ، بھلا اس کے دل میں ہمارے لیے کوئی نرم گوشہ کہاں سے پیدا ہو سکتا ہے ؟

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 211 ۔

00923332136992 www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یزید کے سامنے بی بی زینبؑ کے خطبے سے اقتباس

ہاں ! ہاں ! تو جو اہل بیتِؑ عصمت و طہارت کی روشنی میں انگاروں پر لوٹ رہا ہے اس سے کب یہ امید باندھی جاسکتی ہے کہ وہ حقیقتوں کے بارے میں بھی ٹھنڈے دل سے غور بھی کرے گا؟

اے یزید ! تو احساس جرم کے بغیر اور جس ڈھٹائی سے کہتا چلا جارہا ہے کہ "اگر اس وقت میرے اسلاف مجھے دیکھتے تو کتنے شاد ہوتے وہ شاباشی دیتے اور کہتے یزید ! تیرے دست و بازو کو نظر نہ لگے کہ تو نے محمدؐ کے گھرانے سے کیا خوب انتقام لیا ہے"۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.) مدرسۃ القائم

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 212 ۔

00923332136992 www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یزید کے سامنے بی بی زینبؑ کے خطبے سے اقتباس

یزید ! تو جو کچھ کر رہا ہے اور جو کہتا چلا جا رہا ہے وہ تیری اندرونی کیفیت کا اظہار ہے ! ذرا دیکھ تو سہی ! بے ادب ! اپنی چھڑی سے جس ہستی کے مقدّس ہونٹوں کے ساتھ گستاخی کر رہا ہے ، وہ جوانانِ جنّت کا سردار ہے ، تو نے محمدؐ کے پیاروں کا خون بہا کر اور عبدالمطلبؑ کے چاند تاروں کو خاک میں ملا کر اپنے سوکھے ہوئے زخموں کو پھر سے ہرا اور بھرے ہوئے گھاؤ کو کچھ اور گہرا کر دیا ہے۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 212 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
00923332136992 www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یزید کے سامنے بی بی زینبؑ کے خطبے سے اقتباس

تو اپنے بزرگوں کو بھی پکار رہا ہے! اپنے گڑے ہوئے مُردوں کو آواز دے رہا ہے اور اس سے بے خبر کہ عنقریب تو خود بھی اسی گھاٹ اترنے والا ہے، جہاں وہ ہیں اور جب تو اپنے سگوں کے پاس پہنچ جائے گا تو پھر رہ رہ کر تیرا دل یہ چاہے گا، کہ کاش نہ زبان میں سکت ہوتی اور نہ ہاتھوں میں جنبش تاکہ جو کہا ہے وہ نہ کہتا اور جو کیا ہے وہ نہ کرتا۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 212 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یزید کے سامنے بی بی زینبؑ کے خطبے سے اقتباس

پروردگار! تو ان ظالموں سے ہمارا حق دلا دے اور ان ستمگروں سے ہمارے بدلے چکا دے۔

بارِ الٰہا! جن جفا شعاروں نے ہمارا لہو بہایا ہے اور ہمارے طرف داروں کو قتل کیا ہے ان پر اپنا غضب نازل فرمایا۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 213 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

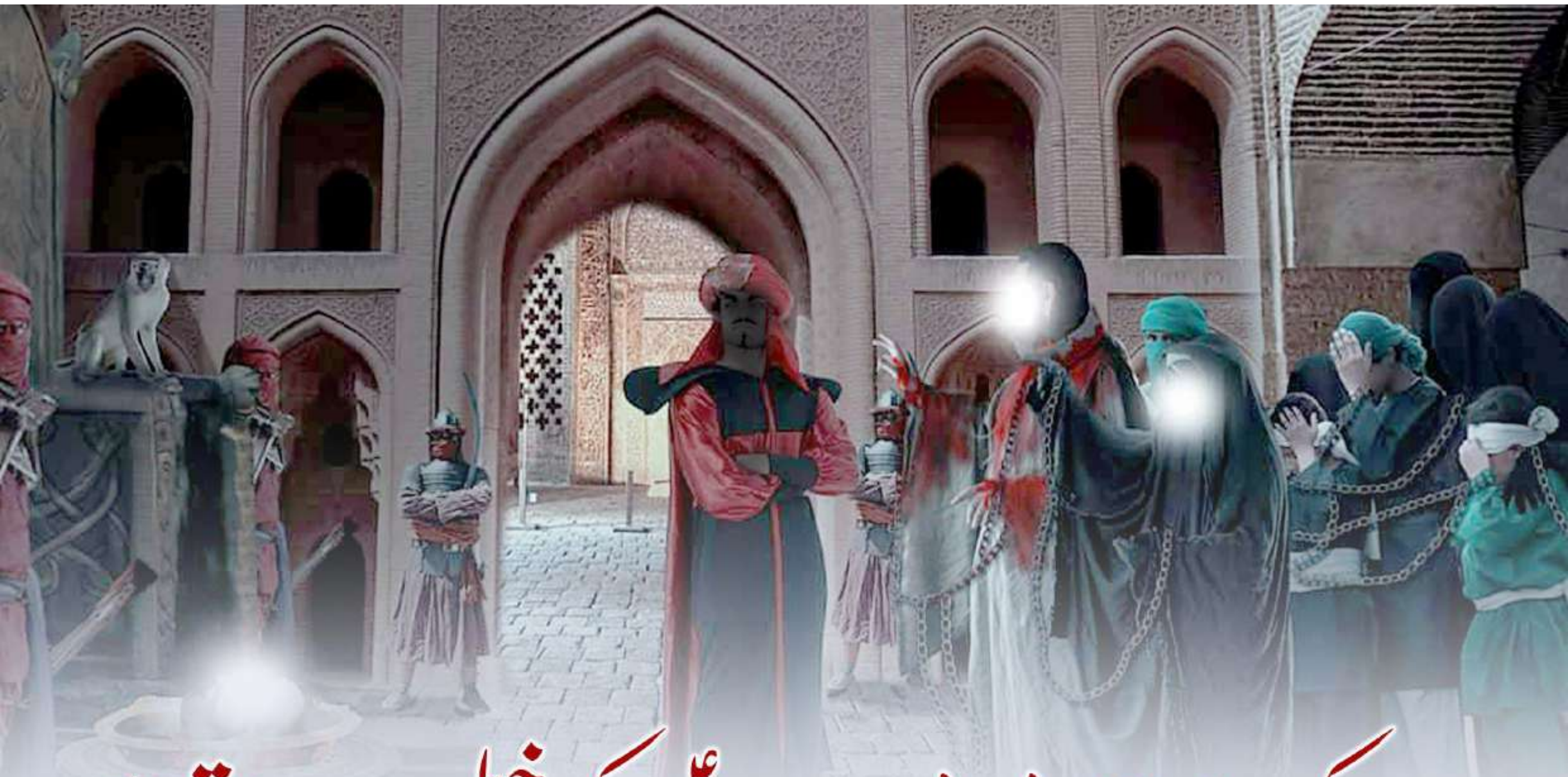

یزید کے سامنے بی بی زینبؑ کے خطبے سے اقتباس

قسم بخدا! اے یزید! تو نے خود ہی اپنی کھال نوچی ہے

اور اپنے ہاتھوں اپنا گوشت کاٹا ہے۔

بہت جلد وہ وقت آنے والا ہے کہ تجھے انتہائی

ذلّت و خواری کے عالم میں اللہ کے رسولؐ کا

سامنا کرنا پڑے گا۔

کتاب: مسافرہ شام، مصنف: علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی، ص: 213۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یزید کے سامنے بی بی زینبؑ کے خطبے سے اقتباس

سن یزید سن ! تیرے لیے تو بس اتنا ہی جاننا کافی ہے کہ بہت جلد خدا ذوالجلال فیصلہ دے گا۔ محمد مصطفیٰؐ مدعی ہوں گے اور جبرائیل امین مدد کریں گے۔

ہاں ! اور وہ لوگ بھی اسی ہنگام اپنا انجام دیکھ لیں گے جنہوں نے زمین ہموار کرکے تجھے اس جگہ تک پہنچایا اور پھر اللہ و رسولؐ کا کلمہ پڑھنے والوں کی گردنوں پر مسلّط کروایا۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 214 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یزید کے سامنے بی بی زینبؑ کے خطبے سے اقتباس

اے یزید ! یہ تو زمانے کا انقلاب ہے کہ مجھے
تجھ جیسے آدمی سے بات کرنے پر مجبور ہونا پڑا
تجھے تو میں بہت چھوٹا اور بے وقعت سمجھتی ہوں
البتہ تیری سرزنش کو بڑا کام اور تیری ملامت
کو ایک اچھی بات قرار دیتی ہوں۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 214 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یزید کے سامنے بی بی زینبؑ کے خطبے سے اقتباس

آہ! آہ! دشمن کی آستین سے ابھی تک ہمارے شہیدوں کا لہو ٹپک رہا ہے اور آج بھی ان کے لب و دندان پر ہمارے گوشت چبانے کے نشان موجود ہیں۔

اف! ان گشتگان راہ تسلیم کے پاک و پاکیزہ اجسام پر جو دامن صحرا میں بے گور و کفن پڑے ہیں۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 214 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یزید کے سامنے بی بی زینبؑ کے خطبے سے اقتباس

اے یزید! اگر آج ہمیں جنگی قیدی بنا کر تو سمجھ رہا ہے تو نے کچھ حاصل کرلیا تو یاد رکھ کل تجھے اس کے مقابلے میں سخت نقصان اٹھانا پڑے گا۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 215 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یزید کے سامنے بی بی زینبؑ کے خطبے سے اقتباس

اے یزید! یہ بات نہ بھولنا کہ تو اپنے اعمال کی صورت میں جو بھیجے گا بس وہی پائے گا، نیز ربّ العالمین اپنے بندوں پر کبھی ظلم نہیں کرتا ہم اللہ کے سوا کسی سے اپنا حال کہتے ہیں اور نہ کسی کے پاس فریاد لے جاتے ہیں۔ صرف اسی کی ذات پر ہمارا بھروسہ ہے اور وہی ہم سب کا مرکز اعتماد ہے۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 215 ۔

00923332136992 www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یزید کے سامنے بی بی زینبؑ کے خطبے سے اقتباس

اے یزید! تیرے پاس مکروفریب کا جتنا ذخیرہ ہے اسے جی کھول کر کام میں لے آ، ہر طرح کی سعی و کوشش میں بھی کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھنا، اپنی سیاسی جدوجہد کو مزید تیز کردے اور ہاں ساری حسرتیں نکال لے، تمام آرزوئیں پوری کرلے۔ مگر اس کے باوجود تو نہ تو ہماری شہرت کو کم کرسکتا ہے اور نہ ہی اس موقف میں ہے کہ ہمیں مقبولیت حاصل ہے اسے متاثر کرسکے! پھر یہ بھی تیرے بس میں نہیں کہ ہماری فکر کو پھیلنے اور ہمارے پیغام کو نشر ہونے سے روک دے! نیز تو ہمارے مقصد کی گہرائی تک پہنچنے اور غرض و غایت کی گہرائی کو سمجھنے سے بھی قاصر ہے۔

کتاب: مسافرہ شام، مصنف: علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی، ص: 215 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.) مدرسۃ القائم
00923332136992 www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

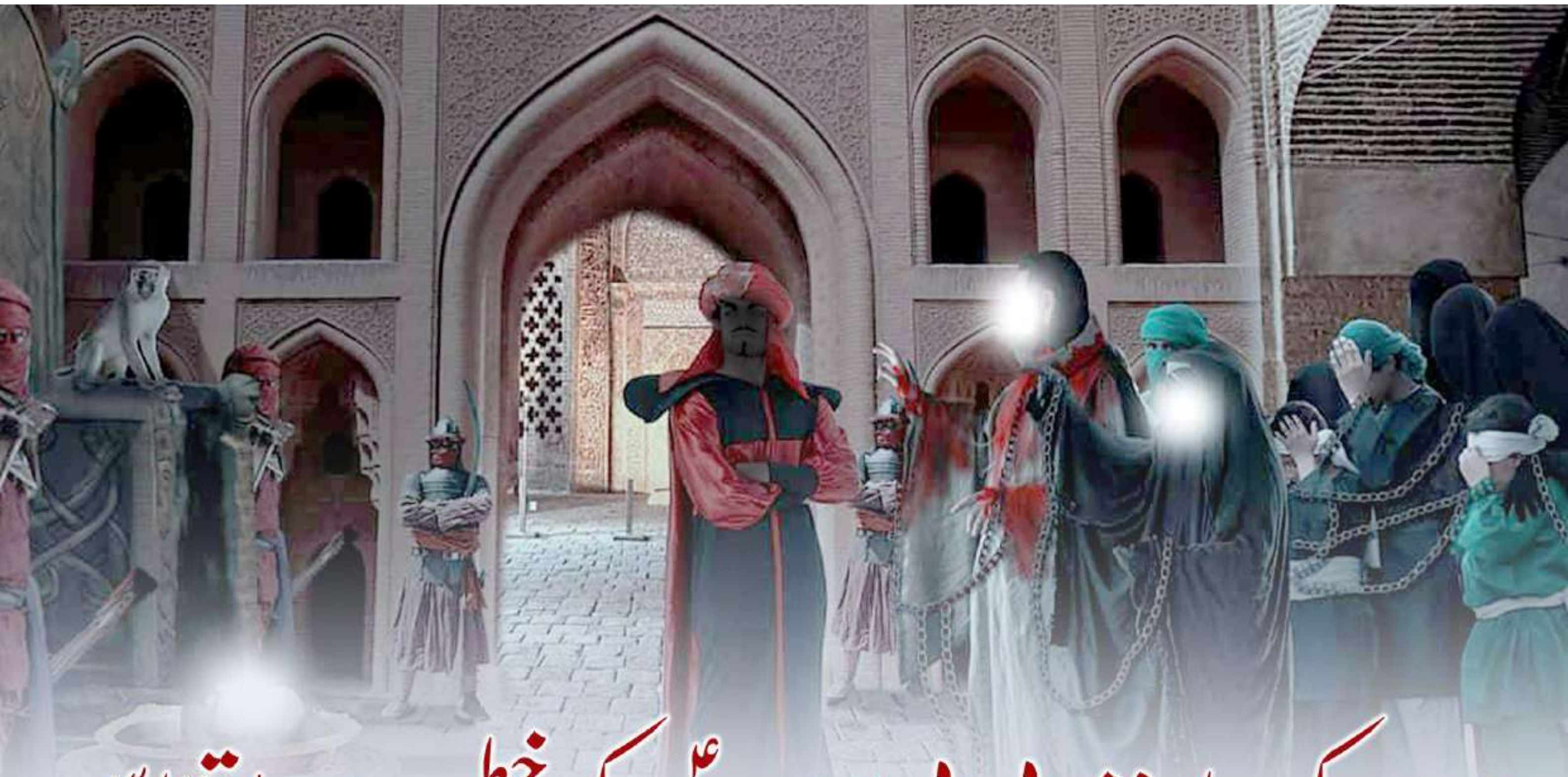

یزید کے سامنے بی بی زینبؑ کے خطبے سے اقتباس

یزید! تیری فکر غلط ہے تیری رائے خام ہے
زندگی کے محض چند دن باقی رہ گئے ہیں تیری بساط الٹنے
والی ہے اور بہت جلد تیرے ساتھیوں کا شیرازہ بکھرنے
والا ہے اس کے علاوہ وہ دن قریب ہے جب منادی آواز
دے گا، ظالموں پر خدا کی نفرین ہے۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 216 ۔

00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

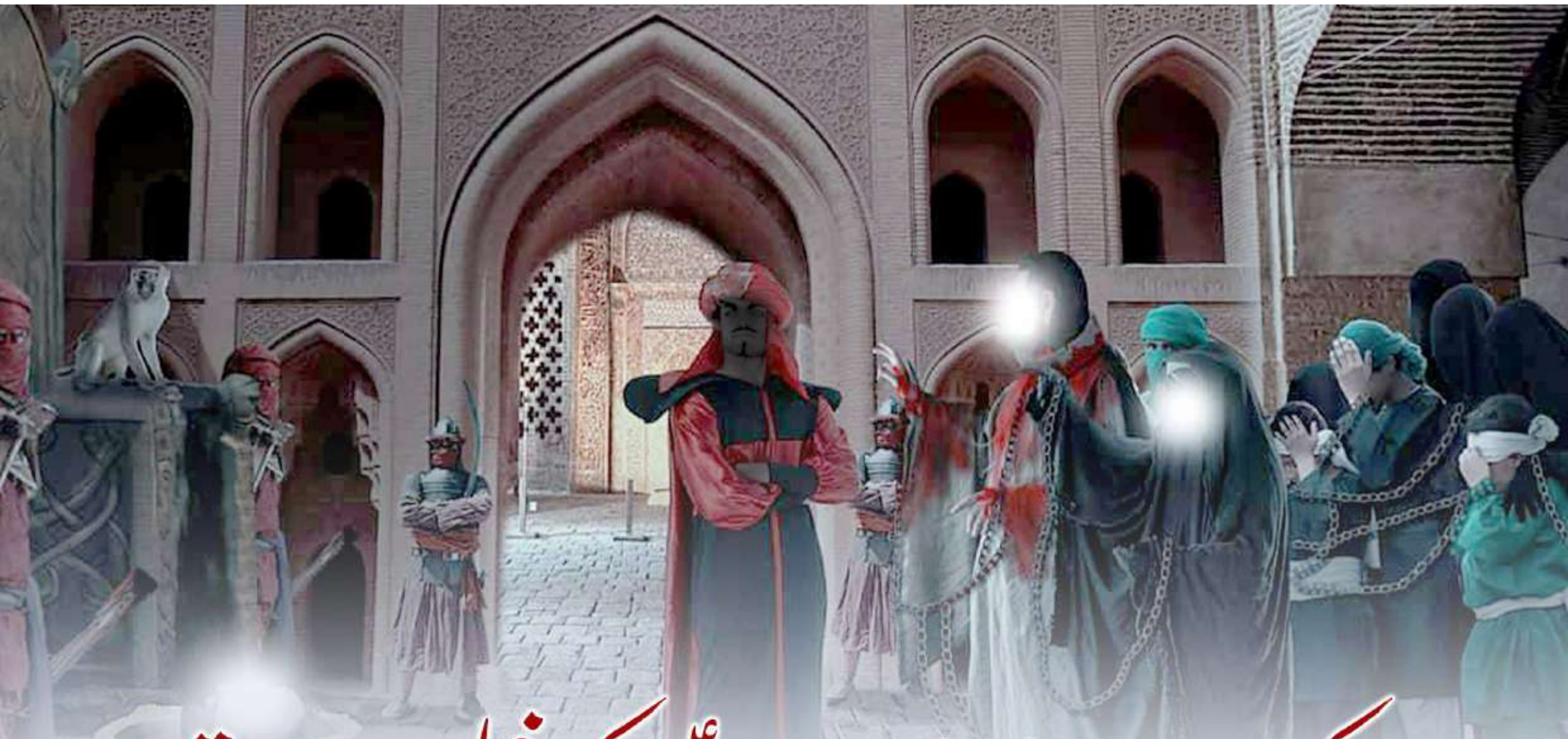

یزید کے سامنے بی بی زینبؑ کے خطبے سے اقتباس

اے ارحم الراحمین! ہمارے شہداءؑ کے ثواب کو کامل فرما ان کے اجر کو فراوان، اور ان کے وارثوں اور جانشینوں کو اپنے حُسن و کرم سے بہرہ مند فرما، یقیناً اللہ بڑا مشفق اور حد درجہ مہربان ہے، ہمارے لیے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے۔

کتاب: مسافرہ شام، مصنف: علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی، ص: 216۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یزید ۔۔۔ وحی الٰہی کا مخالف

یزید نے جو اشعار پڑھے ان کا ترجمہ یہ ہے

اے کاش ! اس وقت میرے قبیلہ کے بزرگ شخصیتیں موجود ہوتیں جو جنگِ بدر میں ماری گئیں تھیں (جنگ احد) میں نیزے کی ضرب کی بنا پر قبیلہ خزرج کی آہ و بکا دیکھتے اور مجھے دعائیں دیتے۔

ہم نے ان کے بزرگوں کو قتل کرکے جنگِ بدر میں اپنے بزرگوں کا بدلہ لیا ہے اور ہمارا حساب برابر ہوگیا ، بنی ہاشمؑ نے حکومت کو اپنے مقاصد حاصل کرنے کا ذریعہ بنا رکھا تھا ، نہ آسمان سے کوئی خبر آئی ہے نہ وحی نازل ہوئی ہے ، میں اگر آلِ محمدؐ سے انتقام نہ لوں تو خنذف کی نسل سے نہیں ہوں۔

کتاب : مسافرہ شام ، مصنف : علامہ سید ابوالقاسم الدیباجی ، ص : 206 ۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
00923332136992
www.facebook.com/madrasatulqaaim

Presented by: https://jafrilibrary.com